

# تسخیر ہمزاد

المعروف **پیر اثر جادو**

مسموم کے اول سے آخر تک عجیب و غریب طریقہ، طرح  
طرح کے چٹکلے اور ہر ایک بیماری کا علاج درج کیا گیا ہے۔



FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf  
<https://www.facebook.com/groups/freeamilyaatbooks/>

# تسخیر ہمسزا

المعروف  
پر اشرجادو

خوش ہوئے جیسے ہزار شاد و ج ماخیز

سمر زم کے اڈل سے آخر تک عجیب فرشتہ طریقہ اور طرح طرح کے شے اور ہلک  
بیماری کا علاج و دوا کیا گیا ہے ۔

## دیساجہ

میں نہایت ادب کیا تھا۔ یہ ایک ہی دین پرست تھا۔ جو میری دماغ سوزی اور صحت کے  
 کمزوریات کا تجربہ ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک سے خلعت شریفی و شرفی و پاکر دینا کو نہیں چاہتا تھا۔  
 ہرگز۔ میں نے اس کتاب میں مسروریم کے متعلق جو عقائد دیتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ چاہ کر رکھ لیا ہے۔ کوئی بات  
 ایسی جو شیعہ و سنیوں میں کسی سے بھی نہ ملے۔ بلکہ وہ اپنی کثرت کیسے کو نہ پہنچا سکے۔ اس کتاب کے ذریعہ  
 استاد کی مدد کے ہر ایک شخص علم مسروریم کا کامل اُستاد بن سکتا ہے۔ جو اس سب کام کو اس کے لئے کثرت اور  
 قہر نہایت ضروری ہے۔ آپ نہ کہہ دیں کہ اس کتاب سے کسی کو پہلی اور نہایت کثرت مل کر رہی۔ لیکن نہیں۔  
 کہ وہ پورا نہ ہو سکے۔ بلکہ اس میں اس علم کو طوائف دیا نہیں چاہتا ہوں۔ غرض اس عقائد میں کہ دینا  
 کافی کثرت ہوں گا۔ آپ خود امتحان کر کے میرے قول کی تصدیق کریں۔ سچ اور جھوٹ کا حال خود  
 خود معلوم ہو سکتا ہے۔ ابھی میں نے یہ کتاب کے علم مسروریم کے متعلق لکھا ہے۔ یہ ایک کتاب  
 میں جو باقیوں میں نہ ہو سکتا۔ بلکہ اس میں حیات کسی وقت دوسری کتاب کی صورت میں ایک کتاب کی زندگی  
 میں اپنی طبیعت کی موافق چلنے پر مشتمل ہے۔ بلکہ اس کام کو اس کے وقت اور فرصت کی ضرورت ہے  
 یہ کتاب کسی نہ کسی پر اور علم کے لئے ضروری ہے۔ یہ ایک کتاب ہے۔ یہ ایک کتاب ہے۔ یہ ایک کتاب ہے۔  
 کی ہے۔ اس کتاب میں جو باقیوں میں نہ ہو سکتا۔ بلکہ اس میں حیات کسی وقت دوسری کتاب کی صورت میں ایک کتاب کی زندگی  
 میں آپ کو شکل سے ملے گی۔ یہ کتاب علم مسروریم کا کتاب ہے۔ اس کا اور جو وہاں لکھا ہے  
 کی صحت ہے۔ کیونکہ اس کے لکھنے میں ہر ایک زبان کی علم مسروریم کی کتابوں کے مدد لی گئی  
 ہے۔ اور باقی اپنا تجربہ ہے۔ تاہم میں اس کے مدد سے نہایت محفوظ ہو رہے ہیں۔ اور  
 فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مثلاً مشہور ہے کہ

مشکات انت کہ خود کو بندہ کہ مطار گنجیہ

نور علم مسروریم کے متعلق زیادہ کچھ آپ کو دریافت کرنا ہے۔ تو اس پر سے اس پر سے دریافت  
 کر سکتے ہیں۔ اور اس میں بھی کثرت ہے۔ یہ ایک کتاب ہے۔ یہ ایک کتاب ہے۔ یہ ایک کتاب ہے۔  
 حق تعالیٰ حکیم ہر ایک شخص کو یہ کتاب دے دیتا ہے۔ یہ ایک کتاب ہے۔ یہ ایک کتاب ہے۔ یہ ایک کتاب ہے۔  
 ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔ اس کے معنی کے پیش رہا ہے۔ حکیم صاحب کو اس کے تمام حقوق  
 حاصل ہیں۔ بلکہ اس کا اور جو وہاں لکھا ہے۔ یہ ایک کتاب ہے۔ یہ ایک کتاب ہے۔ یہ ایک کتاب ہے۔

# پہلا بیان

## آغاز کتاب

### پہلا باب

پہلے سے عالم میں ایک ایسا ہی کھیلے ہوا ان پوشیدہ رازوں کا انکشاف کرتے گئے ہیں جو عرصہ دراز سے ظلم سینہ بسینہ چلے آئے ہیں۔ یہ وہ ظلم ہے جو اپنے مظلوم اور نادار اقدار اور بعض وقت اپنے تنگ کو بھی نہیں بچاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ظلم سمرنیم کے حامل شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں بلکہ قریب قریب ناپید ہیں۔ ماسی حق کے بعض بڑے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ سمرنیم وہی ہے کہ کوئی چیز نہیں ہے۔ صرف شیطانی دوسرے ہے۔ اور اگر ہے تو شیطانی اور اسے مافی نہیں ہے۔ بعض کامیوں کو اس کے وجود ہی میں شک ہے۔ کہتے ہیں کہ سمرنیم کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ یہ صرف بنیادی نام ہے جو کوئی شے کیسے کہہ سکتے ہیں اس کی طرف سے مل رہی کیا ہے۔ جہانگ نور کیا جانے۔ وہ لوگ بھی انداز ہیں۔ کیونکہ وہ جس شہر میں پیدا ہوئے، ان کے سوا انہوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں جس شہر میں یہ پیدائیم ہے۔ ماسی میں مر گئے۔ نہ سماج کی نہ دنیا دیکھی۔ ان کے خیال میں خدا کی خدائی اس شہر تک محدود ہے۔ جس میں وہ پیدا ہوئے اور مر گئے۔ اگر وہ لوگ دنیا کو بھر کر اور وہ رز سکوں کی سیر کرتے۔ دنیا کو دیکھتے تھم تھم کے لوگوں سے دست پرانہ کرکے لٹن۔ فرانس۔ جرمن۔ روس۔ عرب۔ پیرس۔ وینز۔ پورٹو۔ لیون کو سلام کرتا کہ خدا کی قسم صرف لاہور یا اور کسی شہر تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ دنیا سب کو سچ ہے۔ اور اس میں بہت سے عالم کس کس ظلم کے حامل ہیں۔ اور کیا کیا حیرت انگیز کام کر سکتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں ظلم سمرنیم سخت عام ظلم ہے۔ داخل ہوتا۔ گویا پانچ سال دس سال قبل ساؤتھ افریقہ، دنیا میں کہیں کہیں ایسے انتہا میں بھی موجود تھے۔ جو بالکل ہی سمرنیم کے وجود سے منکر تھے۔ مگر فی زمانہ نئے مٹائی کے آئینہ سے ترقی کے ہر ایک کمر اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ جس چیز کو پرانے آدمی ناممکن خیال کرتے تھے۔ وہ آج کل کے زمانہ میں ممکن ہو رہی ہے۔ بلکہ وہ ان کو سیر نہ آسکی۔ سب سے پہلے ہندو نے اس کو کھنڈ کے پتھر کی شکل میں لایا۔ اور اس میں کئی کئی چیزیں اور کئی کئی شے داخل کر دیں۔

فی زمانہ حاصل کی گئی۔ اور اردووں کو تک اویا گیا۔ کہ دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے مگر جسکی چیز کی کوشش کو شک کر چھوڑ دینا ہی ناممکن ہے۔ ورنہ کوئی چیز ایسی نہیں ہو سکتی جو خدا کی شان سے اور انت کرنے سے حاصل نہ ہو۔ لیکن فی زمانہ رہنشی اور تحقیقات کے زمانہ میں مسائل اور گردن ہے۔ اس علم کی ترقی کی ہے۔ کہ براہ علم کو علم اور اس کے میں کوئی شخص بھی ایسا موجود نہیں۔ جو اپنے آپ کو ذرا بھی علم اور سائنس کے بارے میں سیریزم اور اسکی طاقتوں سے انکار کرے۔ اگلے زمانے میں جب اس علم کی کتابیں اور تصانیف تھیں۔ اور اگر تھیں تو سائنس کے بارے میں تحقیق اور کوفہ پرینسپل تھا۔ اسوقت علم سیریزم علم سبب کہہ دیا تھا۔ جو تھیں زمانہ تھا میں عالموں کے سبب و سیریزم بتاتا تھا۔ اور جو شخص اس علم کا عالم پر بتاتا تھا۔ وہ سبب اس علم کو چھپاتا تھا۔ اور یہ ننگ پر سیدہ رکھتا تھا۔ کہ مرتے وقت اسکو اپنے ساتھ قبر میں لے جاتا تھا۔ اپنے عزیزوں تک کو نہ بتاتا تھا۔ لیکن آجکل مسئلہ برعکس ہے۔ یعنی جو شخص تحقیق کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے۔ اور سبب غور سے زمانہ میں عالمی کامیابی بن جاتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے حاصل کر لیتا ہے۔ اور کچھ لینے کے بعد بھی اسی آسانی سے مل کر سکتا ہے۔ آجکل کوئی ذلہ ایسا پیدا نہیں ہو سکتا جو اس علم کے حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا کر سکے۔

بیاد سے ناگزین سیریزم کہہ گئی اسے سائنس کہتے ہیں۔ یا دشمن سے چھپا کر دین یا کسی پر اعتراض کر دین یا خود کو نال اور دہرے سے کو جاہلی جیانی کر دین۔ نہیں بلکہ میں خود نہیں جانتا۔ پھر دوسرے پر کیوں اعتراض کر دین۔ میں خود برا خود سے بھرا ہوں۔ پھر دوسرے پر نہیں ہوں۔ پھر دوسرے پر کیا اعتراض کر سکتا ہوں۔ بلکہ میں تو یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ مجھ سے سب بچے ہیں۔ جو کہ برائی اور عیب ہے۔ وہ اپنی ذات میں ہے۔ پھر سب کو جواب دینا اور دشمنوں سے جھگڑا کرنا یہ کام اس شخص کا ہے۔ جو غصہ بیکار ہو۔ تھجہ جیسے آدمی دیکھ کر فرصت کے لئے یہ کام بہت مشکل ہے۔ اور پھر مغز میں حسد سے زیادہ ظہور میں ہوتا ہے۔ اگر کسی وقت مجھ کو اتنی فرصت مل جائے۔ تو ضرور میں لوگوں کے اعتراض کا جواب دینا چاہتا تھا۔ ورنہ اس وقت تو بقول شاعر کے کہ

جواب جان بیاں بہشت عاوشی

پھر مل کر ناہیں صحت ہے۔ ہاں البتہ جن صاحبان کو اس علم کی سہجی اور عمدہ شے تک پہنچے

سائنس افسر بہت میں وقت ضائع کرنے کا نہیں ہے۔ بلکہ یہ سائنس کی خوبیاں اور اس کی  
حریت و شہزادانہ کرشمے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور تلافیان علم و صنعت کو سکھانا  
چاہتا ہوں۔ تاکہ وہ لوگ اس کی حققت و فہم کو حاصل کر کے دنیا کو فیض پہنچائیں۔  
خود ہی شک نہیں۔ اور شک کو ہی فساد کا حصہ سمجھتا ہوں۔

[illegible]

برائے کتابیں دیکھیں گے۔ تو آپ کو یہاں سے کلام کی تصدیق بیت جلد پر جانچ۔ صرفی مینا پڑا  
 صاحب اپنی کتاب ذنہ کرامات میں لکھتے فرماتے ہیں کہ میں عالم کو مفسر تیرا دیکھو گی کہ شاید  
 ایسا ہی ہو۔ مگر علم بیت قدامت سے علم سینہ لبتہ جلا آتا ہے۔ پھر یہ بالکل درست ہے  
 کہ مشیت اس میں علم کو خبر میں ہی اسی شخص نے رائج کیا۔ اور اپنے خبروں کے حیرت انگیز  
 کرشمے دکھا کر لوگوں کو بغور حیرت بنا دیا۔ مگر اس سے پیشتر بھی لوگوں نے ایسے ہی بلکہ اس سے  
 سب سے پہلے اور درجہ کم دکھائے۔ اور پبلک کے نعت حسین لہذا قرین پائی۔ جیسے کہ میں آگے  
 بیان کرے گا۔

میں نے

شبلیہ سر



اب علم مسریم میٹرا  
 دو بارہ راج کر نیلے

انکار  
 اگلے ابد علی کارک کے شبلیہ نے خلافت میں کھڑے ہو کر اللہ سے اقربا ت دکھائے۔ جبکہ نام  
 سرگرم رکھیں تھا۔ انہوں نے ہی نہایت حیرت انگیز کرشمے سے ایسی کشش اور قوت کے  
 دکھائے تھے۔ اور پبلک سے خلعت حسین اور انورین پائے تھے۔ یہی وہ شخص ہے کہ ہر کسی  
 ذاتی فائدے کے بغیر ہر دوری اور امتیاز مرہون کا مسریم کے ذریعہ ملت متحد کر کے دن کو مکیا کیا  
 یہی وہ شخص ہے۔ جس نے قام پور روپ میں سرگرم کے نابھ سے اصلاح سر لے کر کوٹلا شکر کے دکھا  
 علاقہ کیا۔ اور ان کو مست ہوئی۔ اس قام سفر میں مقصد روپیہ خرچت ہوا۔ سب ٹیکٹ خرچ ہو  
 دینی جب سے خرچ کیا۔ کسی مرضی سے ایک پہ۔ ایک نہیں دیا۔ اس سے اسکو اپنی شہرت  
 یا ٹیکٹ دینی پورا خرچ ہو گئی۔ بلکہ صرف خدا کو شکر اور ہم نوا اور خیر انشا کو پورا کرنا

مقرر دیتا۔

چنانچہ تمام درجے کے ٹیٹ باؤنڈی خود تحریر فرماتے ہیں۔ کہیں نے اپنی ہاتھوں سے شامیہ کیا ہے۔ کہ جسٹس مرہون نے بڑے بڑے مسک امراض کو بہت کمزور سے عرصہ میں آرام کر دیا ہے۔ پیر سے اور گونگے دم کے دم میں بالکل فائدہ دے ہوئے۔ جسے کبھی شکایت ہی نہ تھی۔ شاید اسے شدید درد کو کھل کر سمجھ گیا۔ یہ تمام کام صرف اپنی قوت ارادی اور پاسوں سے PARSSES کے ذریعہ سے کئے گئے۔

لندن کی ماسک ویشاٹک سوسائٹی نے بھی خوب تحقیقات کرتے کے بعد اپنی رپورٹ میں مفصل طور پر جسٹس مرہون کے قریات کی کیفیت لکھی۔ اس کوئی کے الفاظ یہ ہیں کہ مرہون کے جسم میں یہ ایسی تاثیر چھاپا ہے۔ جس کے ذریعہ سے امراض کو ناپید ہوتا ہے۔ مگر یہ الفاظ ایک چاندیدہ اور تجربہ کار شخص کی زبان سے نہیں نکل سکتے۔ جو تاثر یہ کاری کی دیتا ہے۔ یہ اپنے اختیار کی بات ہے۔ اگر بائیس۔ تو اس تحقیقات کو روز اعلیٰ نے ظہور دنیا تک طرأت دیتے ہیں۔ گوکہ جو کتاب آپ اٹھا کر پھینک گئے۔ جس میں علم کا پتہ ضرور ملے گا۔ خاکسار مذہب ہونے کے متعلق جو کتاب میں ہے۔ اس میں بہت زیادہ جگہ آپ کو ایسی دیکھی۔ جس میں جابجا ایسی یاد دہانی کی گئی ہے۔ سب سے پہلے آپ نے ان کی کتاب اٹھا کر دیکھی تھی۔ تو آپ کو مذہبی کتابوں میں انسان کے ہاتھ کی محنت بخش نائیر کا جگہ ہوگا۔ بلکہ دیکھا۔ بلکہ ہر سن جو حضرت مسیح روح اللہ سے ۶۰ سو برس پہلے گذرا ہے۔ اور اپنے وقت کا نہایت عالم فاضل اور دیکھ عاقل تھا۔ وہ ایک مقام پر لکھتا ہے کہ کئی امراض ایسے ہوتے ہیں۔ جو سخت تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں۔ ان امراض کو صرف دوا سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ کئی اوقات اس کے واسطے کشش بنیائیت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ان مرض میں اس قسم کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ اب خود طلب بات یہ ہے۔ کہ مذہب سابق میں بھی خند پیدا کرنے کیلئے رائیگ پاس ہی خواب سرسبز لڑکوں کی اصلاح ہے۔ بہت سی تھی اس کے علاوہ اور کاموں کے لئے بھی پاس ہاتھ کا جسم پر یا اعضاء کے قریب پھیرنا مستعمل ہے۔ شنگہ میں جھیل پارڈرین میں بھی پھیرنے سے یعنی فعلی ایک دوا اس کے علاوہ بہت سی قسمیں ہیں۔ ان کا ذکر آئندہ مل کر کیا جائے گا۔ جو بہر حال کتاب میں آپ کی نذر سے گذرے گی۔



## مسمریزم کی وجہ تسمیہ اور کس زمانے میں ایجاد ہوا

علم مسمریزم ایک ایسا علم ہے جس کا سلسلہ جیب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ تہیکہ برابر اس کے ساتھ ساتھ چلا آتا ہے۔ یاد دہرے لفظوں میں یوں کہیے کہ خدا نے پیدائشی وجہ پر یہ قوت ہر ایک ذی روح میں عطا فرمائی ہے۔ یعنی مجھے شے بزرگوں اور نادانوں نے زہدوں۔ اولیاء کو خداوند کریم کی لطف سے عطا ہوتی رہی ہے۔ جو یہ قوت ہر ایک میں موجود ہے۔ خواہ وہ انسان ہو یا حیوان بلکہ نباتات تک میں یہی یہ قوت موجود ہے۔ اور حیوانات میں بھی اس کا اثر پایا جاتا ہے۔ اب ہم ثابت کر اس قوت کا جائزہ والا اور اس سے کام لینے والی غذاؤں اور دہی پر مبنی ہے۔ اور اگر کوئی شخص چاہتا ہے تو اس قوت کو اس طرح بوجھ رکھتا ہے کہ اس کے ہر گوشہ لڑکے تک پہنچے اس راز سے واقف نہ ہوتے تھے سب سے قبل خداوند کریم نے یہ علم فقروں اور تارک الدنیا لوگوں بزرگوں اور عیادت گذار عالموں کو عطا فرمایا۔ جس کے ساتھ ان کو ہر قسم دیا گیا کہ یا طلبا استیازند سبب ہر ایک فنون کو فیض پہنچاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ ہر دنیا کو فیض پہنچاتے رہے۔ جو کہ یہ علم نقلی تھا۔ اس لئے عام شخص اس سے ناواقف رہے۔ مسمریزم میں اس علم کا اظہار شاستریں کیا گیا اور اسکے موجب مہاتما بانجی جی تھے۔ جنہوں نے لوگ شاستری بنایا۔ اور لوگ شاستری گھٹ خاندان میں سے تھے۔ جیسے یادگار انگ بیسے جس کو بیسے بڑے مہاتما شاستری گھٹ جندریسے یوگی اور دیگر رشی مہی پر حکمران پر عمل کر کے لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔ خود بھی نجات حاصل کی۔ اور لوگوں کو بھی نجات حاصل کرنے کا راستہ بنایا۔ اس کے بعد مسمریزم انگریزوں نے جس کا ذکر مفصل اور پرکے باب میں اور دیا ہے میں کیا دیا چکا ہے۔ اس علم کو اپنے نام سے لوگوں پہنچا کر گیا۔ اسی روز سے اس علم کا نام اس عالم کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اسی روز سے اس علم کا نام مسمریزم مشہور ہوا۔ مسمریزم اس علم کو عالموں اور مہاتماؤں سے حاصل کیا۔ اس کے بعد اس نے طریقہ پر اس علم کو راستہ کر کے اس کا نام علم مسمریزم رکھا چنانچہ آج تک مسمریزم نام ہی یہ علم مسمریزم کے نام سے معروف ہے۔ مسمریزم ہی یہ علم وہی قدیمی علم ہے جو ہندوؤں میں کشش روحانی میں کہتے ہیں۔ یہ وہی علم ہے۔ جو دنیا میں کے طریقہ پر مشہور ہے۔ اس علم مسمریزم میں مسمریزم نام ہے۔ جو ہندوؤں کی بات ہے۔ جو ہندوؤں نے اپنے ہندو

چاہتا ہے۔ اسی طرح مسموم نے اس فلم کو سننے کی سب سے آگاہی کر کے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ مسموم پر مشہور کیا۔

یوں تو اردو تین علم سمیت ایک ہی کتاب بنی ہوئی ہے۔ مگر ہم زندگی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہر ذریعہ سڑیا میں صاحب کی تالیف کے آگے کل کتابیں اردو کی ثابت ہوئی ہیں۔ کیونکہ موصوفے سڑیا میں کتابوں کے اور جہتوں میں نظر سے گذری ہیں۔ سب میں کوئی نہ کوئی نقص موجود ہے۔ مکمل کوئی کتاب نہیں ہے۔ بہت سڑیا میں صاحب کی کتاب میں یہ نقص نہیں ہے۔ مگر کتاب پر غور نہیں ہے۔ تو کسی میں عبارت فضول ہے۔ فرض کوئی نہ کوئی نقص نہ ہوتا ہے۔ مگر ہر ذریعہ سڑیا میں صاحب کی کتاب ان تمام چیزوں سے پاک ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھا اس پر عمل کر کے دلی بن سکتا ہے۔ اور یہی کتاب اردو فلم کی خرابی ہے۔ کہ ہر ایک کی نگاہ میں آجائے۔ اور عمل کرنے سے درست ثابت ہو۔ ہر ذریعہ سڑیا میں صاحب کی ایک کتاب میں آپ کو اپنی زندگی میں کوئی نقص نہ آیا جائے۔ جس کے لعل کرنے سے انسان بہت بڑا انسان بن سکتا ہے۔ جو تمام دنیا کو حیرت میں ڈال دے۔ زیادہ تر لوگ صرف کتاب کے الفاظ کو یاد کر لیا کرتے ہیں۔ مگر اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ جی۔ شک آنت کہ خود بخود کہ عمارت کو یاد نہ لکھتے ہو بلکہ اس کو سنو۔

## مسموم اور اقسام پاس کا مختصر بیان

چونکہ مسموم میں لفظ پاس کا ہر جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس سے ناظرین کو نا افسوس نہ آکر نا سدا اثر ہو جائے۔ اس خیال کو مد نظر رکھ کر ہم مختلف قسم کے پاسوں کو بیان کرتے ہوئے اردو کی شکل کرتے ہیں۔

دل چھوٹے پاس۔ وہ پاس جو جسم کے کسی حصہ پر کیا جائے۔ خواہ اوپر یا نیچے کیا جائے اور علیٰ علیہ کیا جائے۔ ان پاسوں کو مسموم مسموم کی اطلاع میں جو خاص طور پر عالموں میں مانع ہے۔ مثالی پاس کہتے ہیں۔ جب بھی اس قسم کے پاس کو کسی حصہ پر جسم کے درد و غیرہ کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ تو ہر پاس کے بعد بال کو لازم ہے۔ کہ اپنے ہاتھ کو چھو کر دیکھ لیں۔ یہ جگہ بہت سے معاملے کے ہاتھ کو درد میں لگ جاتا ہے۔ مگر ہاتھ کو چھو کر دیکھ لیں۔ یہ جگہ بہت سے معاملے کے ہاتھ کو درد میں لگ جاتا ہے۔ مگر ہاتھ کو چھو کر دیکھ لیں۔ یہ جگہ بہت سے معاملے کے ہاتھ کو درد میں لگ جاتا ہے۔

کو کچھ نے ڈنگ مارا ہے۔ تو اس مقام سے جہاں کچھ ڈنگ مارا ہے۔ شروع کر کے گھوڑوں  
کے سر سے ننگ لانا چاہیے۔ اور ہر تہہ پہنچی پاس کرنے کے بعد مائل کو لازم ہے کہ اپنے ہاتھ  
کو جھک کر کہے۔ خولہ دور رہو یا پاس۔ ہاتھ ہم سے پاس ہو رہا ہو مگر ہاتھ کا جھک دینا لازم  
ہے۔ اس وقت میں دھڑلہ دور ہو جائے۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو یہ سوزش جو  
چڑھنے والے کو ہے مائل کو ننگ جالی ہے۔ اور وہ نفس مندرستہ سمجھتا ہے۔ اور مائل کی  
مصلحت میں گرفتار ہو کر کلیف پاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حیوت تم عمل شروع  
کرد۔ اس کے پیچھے اس بات کا اندازہ نہ لالو۔ کہ نہ پرنے کس جگہ تک اپنا اثر کیا ہے۔ چنانچہ شہری  
نقل کو نہ پرنے کا اثر نہایت کرے۔ اسے بھی سیکھتا رہے کہ کر کے باوجود۔ اس کے بعد اپنا عمل شروع  
کرد۔ بند باندھنے سے یہ مسئلہ ہے کہ نہ پرنے اور اس کے اثر کرے۔ اسی حد تک ہے۔ ورنہ تم ہنگ  
سے جھاڑو۔ اور دھڑا لگے کوٹ کر ملا جائے۔ جس صورت میں بند باندھ دیا جائے۔ یہ مردہ آئے  
نہ پرنے کیلئے۔ اور جھاڑنے سے جانتا رہے گا۔ یہ بھی بیان کر دینا ضروری ہے کہ ایسے مردہ کو دھڑا کر کے  
لے کر مائل پر خوب مٹھا مٹھی ملادی کر کے کی چند من غرضت مائل نہیں ہے۔ البتہ اگر جسم کے  
جسے پر عمل جراحی کرنا مقصود ہو تو تہہ کی کوئی مٹھی پر خوب مٹھا مٹھی ملادی کرنا لازمی ہو گا۔  
حیوت مٹھی پر خوب مٹھی ملادی کرنا ضروری ہو جائے۔ اور اگر اس کا اندازہ نہ کر لے۔ یا اب  
مٹھی پر مٹھی ملادی کرنا ضروری ہے۔ اس وقت عمل جراحی کرنا لازم ہے۔ اگر کوئی ننگ دیکھ رہا ہو تو اسے  
شہر کا مٹھی سے نہ بدل جائے۔ اس وقت عمل جراحی شروع کرنا لازم نہیں ہے۔  
حیوت خوب مٹھی پر مٹھی ملادی کرنا ضروری ہو جائے۔ تو اس وقت اس جھجم پر چند مرتبہ چھوٹے  
چھوٹے پاس اور وہ بھی ملادی جلدی کرنے کا لازمی ہیں۔ مگر اس کو بعد ہر ہاتھ کو ہاتھ جھکا کر  
کے ایک پانی کے پیالہ میں ڈالتا جاتے۔ کیونکہ جھکا کر لینے سے مٹھی پر خورہ ہو گا۔ یہ باز ایک  
چینی کا گرم پانی سے بھر کر پاس رکھ لے۔ حیوت پاس کرے۔ تو ہاتھ کو پانی پر چھڑتا جاتے  
جس سے مائل محفوظ رہے گا۔ اور وہ پانی اس اثر کو جذب کر لے گا۔ جب تم پاس کر لے۔ تو مٹھی پر  
خواب ملادی ہو گا۔ اور وہ سوجا لے گا۔ اس کے بعد تم اس جھجم پر پاس کر دو جس پر تہہ پہنچی مل جاتی  
کرنا مقصود ہے۔ جب پاس کر لو۔ اور مٹھی نہ کر لے کہ اب مٹھی بالکل مائل ہے۔ اس وقت عمل جراحی  
کرد۔ ورنہ مٹھی پاس کر لے گی ہے۔ بالکل بیکار ہو جائے گا۔ جس سے مٹھی کو مٹھی مٹھی شمس نہ  
ہو گی۔ اس کے بعد اس وقت نہیں۔ ورنہ مٹھی پاس کر لے گی کہ اب مٹھی مٹھی مٹھی ہے کہ

آیا دلہن بے حس ہے یا نہیں۔ اگر مرضی تیز حس ہے۔ تو عروہ چند پاس کافی ہو سکتے ہیں جس سے عطر و عطر جیسے ہو سکتے ہیں۔ جس پر عمل کرنا مقصود ہے۔ دہشت اگر مرضی طاقتور ہو گا تو زیادہ پاس کی ضرورت لگتی ہوگی۔ اسکا طبیعتان دیکھنے پر فرق ہے۔ قابل کو لازم ہے مگر مرضی کی طبیعت کو دیکھ کر پاس کو نہ۔ جب قدر پاس کی ضرورت ہو جائے پاس میں مرضی پیوست ہو سکے۔ اپنے پاس کر لے۔ اس سے زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

دعا طول پاس۔ یعنی پاس میں در سزا یا جو کچھ ہم کے معمول پر کئے جاتے ہیں۔ وہ طول پاس کہتے ہیں۔ اور جو پابند پر رکھ کر کئے جاتے ہیں۔ انکو یعنی یا دراز پاس کہتے ہیں۔ اگر لوگ مثلاً یہی پاس بھی کہتے ہیں۔ ان کے ذریعہ معمولی درازیں پر خواب مثلاً یہی طاری اور وہی گرا کیا جاتا ہے۔ ایسے پاس بیت اکثر کہتے ہیں۔ اپنے پاس سنب یا جذبہ ارض کے لئے ہی کئے جاتے ہیں۔ اس میں باہر کو جسم سے حس نہیں ہونے دینا چاہیے۔ حدیثہ ہاتھ جسم مرضی سے علاوہ رکھا جائے۔

دعا کشش پاس۔ یہ وہ پاس ہے جس میں عامل کو قوت ارادی سے بہت بڑا کام لینا پڑتا ہے۔ ان پاسوں کی یہ مرضی ہے۔ جو یا معمولی نامیے پر ہے۔ اور عامل اس کو اپنی کشش ذریعہ اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ علم کرنے وقت عامل کے دل میں خیال ہوتا ہے۔ کہ اس کے اور رسول کے درمیان ایک قدرتی سی ہے۔ جو علم کے ذریعہ رسول کو اس کی طرف کھینچ رہا ہے۔ اور اس دلی کا ایک سرا عامل کے سینے میں اور در رسول کے سینے میں ہے۔ دونوں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

عامل اپنے خیال میں اسی دلی کو دونوں ہاتھ بڑھا کر کھینچ رہا ہے۔ اور پھر اس دلی کو آہستہ آہستہ اپنی جانب کشش کرتا ہے۔ اس حالت میں معمولی بند نہیں رکھی جاتی ہے۔ بلکہ انگلیاں کسی قدر آگے کی طرف جھکی ہوتی ہے۔ اگر عامل کی قوت ارادی مضبوط اور متفق ہو۔ تو معمول خود کسی قدر نامیے پر سزا اور چاہے مستعد کا مرضی ہو۔ معمول پر سزا دے اور لازمی کا مرضی ہوتا ہوتا ہے۔ اگر مرضیہ امیا ہوتا ہے۔ کہ کھینچتے کھینچتے قریب آکر دھنگا عامل سے ٹکروا جاتا ہے۔

یہ۔ ایسے عمل کے وقت عامل کو بہت ہوشیار رہنا چاہیے۔ ایسے پاس کو مفسر اور تماشوں سے موقد بہت لطیف دیتے ہیں۔

دنی دافع پاس۔ یا پاس کو کشش پاس کا دنیہ ہاتھ کی تہل معمول کی جانب کر کے دلی انگلیاں کسی قدر کھینچتے ہیں۔ ہاتھ بڑھا کر، مسطح ہاتھ کو حرکت دے کر یا تہل ہاتھ کے ذریعہ اپنے حاضراں کے گود کے دوسرے رقبے پر۔ یعنی دلی کو اکثر ظاہر ہو گا۔ اور وہ معمولی ہاتھ

لوگوں کا خیال درست ہے۔ کہ بالکل اور نظر کے ذریعہ مسلمانوں کا علاج ہوتا ہے۔ اور ان لوگوں کو صحت ہوتی ہے۔ مصلحت ایک شخص کا مرض درست کرنے کو تک جاتا ہے جیسی طرح اس کا ذیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس مرض کو بالکل و غیرہ پر غور بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ میرا تجربہ ہے۔ اور بولتے جاتے ہیں۔ اس کا مرض بالکل و غیرہ پر اندر لگتا ہوں۔ میرے پاس آکر اس کا اطمینان کرنے جس کا جی چاہتا ہے۔ یا بہت ذیل پر علاج ہے بہتہ عامل ہے۔ یہ میرا تجربہ ہے۔ یا ض الدین احمد ربانی دہلوی عامل ہے۔ میرا کوئی فیض عملی صاحب آئینہ کی کتاب لکھتے ہیں۔ میرا نسخہ کتاب لکھتے ہیں۔

## اصول سحر تیرم یا معمول کی شناخت کا طریقہ

معمول بالکل اور نوجوان ہو۔ خوبصورت ہو۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ مذہب سے کوئی قرص نہیں ہے۔ نیک نیت۔ فیاض۔ سخی۔ رحم دل ہو۔ خوب اور فریب سے پاک ہو۔ بھولا بھالا ہو۔ بیوقوف نہ ہو۔ کسی قسم کا تشدد کرنے کا عادی نہ ہو۔ گولی پشانی۔ جوڑا سینگ۔ ریلی آنکھیں ہوں۔ وہ بالکل چھوٹا ہو۔ چھوٹا ہو۔

## عامل کے اوصاف

فعل بالکل ہو۔ جوان ہو۔ خوبصورت ہو۔ مرد و بارہ اچھا ہے۔ عورت بھی ہو سکتی ہے۔ خواہ کوئی ہو۔ نیک چلن ہو۔ بولنگا نہ ہو۔ خراب حالت بند لگتا ہو۔ نشہ باز نہ ہو۔ سود خور نہ ہو۔ عرانی نہ ہو۔ خوب فری نہ ہو۔ ظالم نہ ہو۔ خدا کا سچا پرست نہ ہو۔ شکر نہ ہو۔ ہتھیار نہ ہو۔ تیر و کار نہ ہو۔ مستحق مزاج نہ ہو۔ جلد باز نہ ہو۔ فیاض ہو کسی کا ہرمان نہ چاہے۔ مظلوم کو نہ ستائے۔ علم سے خلاف حکم خدا و قانون کام نہ کرے۔ خلاف وضع فطری اور قانون کے خلاف اگر عامل کوئی کام کر لیا تو اس کو ضرر اس کا کامیاب کر لیا۔ اگر ساتھ ہی اس علم کی بے حرمتی کے سبب عامل کا ستیاناس ہو جائے۔ مرنے وقت کبھی کی موت نصیب ہوگی۔ دونوں جہاں میں اس شخص کا نہ لانا ہو گا۔ اس کے عامل کا نام ہے۔ کوئل کوئی کام میں معروف کرے۔ خلق خدا کو فائدہ دینے والا ہے۔

## معمول کی مفصل کیفیت اندازہ عمر

معمول کی عمر بیس سال کے اندر ہو۔ تو آخر حلی ہی ہوگا۔ معمول سین خالصت نازک اندام  
میں جبین جبر سے بدن کا ہو۔ کسی عضو بدن میں عیب نہ ہو۔ لاشکی پیر کا معمول نہ کرتا  
ہو۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ شادی شدہ نہ ہو۔ تو بہتر ہے۔ اگر نہ تو چند اس مضائقہ بھی نہیں  
ہے۔ اگر مرد ہو تو خیر اور اگر عورت ہو تو نہایت ہی بہتر ہے۔ صاف دل ہو۔ پاک صاف دھنیا  
ہو۔ رنگ کندن یا گورا ہو۔ سیاہ رنگ یا دھڑک ہو تا ہے۔ سنت دل ہو۔ مونا تازہ  
نہ ہو۔ ظالم نہ ہو۔ زیادہ بھلا نہ ہو۔ ہنس نکھ ہو۔ پاک دامن ہو اگر عورت ہو تو پاک و نہایت  
کی ملکیت ہے۔ کیونکہ دنیاوی کثافت سے پاک صاف اور بغیر سجا، اس پر غلبہ کی مثل کا ختم ہوگا

## اصول سمریزم

یا عامل اپنے معمول کے ساتھ کنیا کرتا ہے۔ سال اپنے معمول کو قریب سے بیہوش کر دیتا  
ہے۔ بعد بیہوش کرنے کے اٹھ جے اپنے غلطی کے سوال کرتا ہے۔ درود و راز نکون کی  
بانی معمول بیان کرتا ہے۔ پوشیدہ راز دریافت کرتا ہے۔ بیداروں کے مخرج دریافت  
کرتا ہے۔ بیداروں کے نسخہ حاصل کرتا ہے۔ اسی قسم کے ہر ایک طرح کے سوال دریافت  
کرتا ہے۔ اکثر باتیں جو معمول سے دریافت کی جائیں۔ ثابت ہوتی ہیں معمول کو لازم ہے پاک  
رہنے کا لازمی و خیال رکھے۔ عامل پر فرض ہے کہ اپنے معمول کی بسبب کا باخبر ہو سکے  
طبیعت معمول کوئی کام نہ کرے۔ معمول کو کسی بات کے جواب پر مجبور نہ کرے۔ ایک ہی معمول  
سے کوئی قسم کے سوال نہ کرے۔ کیونکہ ایک معمول سے اگر کوئی قسم کے سوال کئے جائیں۔ تو غلطی ہو  
ہر ماتی ہے۔ شگاہی دریافت کیا۔ کہ ملاں ملک میں اس وقت کیا ہو رہا ہے۔ اس کے بعد  
دریافت کیا۔ کہ اس بھاری کا کیا مخرج ہے۔ تو فرور ہے۔ کہ مری کا خیال غلطی کر رہا تھا۔ غلط  
ایک معمول سے ایک ہی قسم کا سوال نہ کرے۔ اس میں غلطی غلطی کرتا ہے غلطی جھوٹا ہوتا  
ہے۔ اسی طرح کرنے سے معمول بالکل صحیح بات بیان کرتا ہے۔

یہ سمریزم صرف معمول سے پیدا مادہ پرشیا رہنے کی درخواست  
کرے۔ تو فوراً اس کو ہوا دے اور خود شاکر لے لے بے معمول کو یقین دلائیے

کہ میں جیڑی دہلاؤں کو مشورہ کر کے تجھ بیدار کرتا ہوں۔ تو اطمینان رکھ۔ اور فوراً چل پڑ۔  
 کہہ دے۔ سہلی کو بیہوش اور جوش مار کر سنے کا بیان آگے کیا جائیگا۔

## ایک غرض اور تسمید کے طور پر اس جگہ لکھتا ہوں

وہ کہ یہ قرآن کو معلوم ہو ہی چکا ہے۔ کہ علم سمیریزم کوئی نیا علم نہیں ہے۔ بلکہ سابقہ  
 ہی ایسی ہی بیان کر دینا غرض کی سمجھت ہوں۔ کہ معرکے باشندوں نے اس علم میں بنائیت کمال  
 پیدا کیا ہے۔ پھر یہی قوم دنیا کی بنائیت قدی قوم ہے۔ اور تاریخ کے صفحہ ان کے عجیب و غریب  
 کائناتوں سے عبرت پڑے ہیں۔ معرکوں کے معبدوں۔ سندھ و اور مقدس مقاموں کے  
 صد ہا ایسی تقریریں آپ کو ملینگی۔ جس سے صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عامل اپنے علم  
 پر سمیریزم کا علم کر رہا ہے۔ اگر ایسی تقریریں ملینگی۔ جن کی یہ کیفیت ہوگی کہ ایک  
 شخص دوسرے پر عمل کر رہا ہے۔ جسے بالکل کی تنہا لگیاں کھلی ہوئی اور باقی ہاتھ کے  
 نیچے دبی ہوئی یہ خوب مقام فہمی سمجھ لیا۔ ان کی کیا طریقہ ہے۔ جس کو تصور کے ذریعے  
 معرکوں نے بنایا ہے۔ یہ طریقہ بنائیت زبردست طریقہ ہے۔

مشرورادش صاحب مشہور معروف عالم اپنی کتاب "تسمیریزم" میں تحریر فرماتے  
 ہیں کہ علم سمیریزم کو حقیقت معرکوں نے سمجھا ہے۔ دوسری کسی قوم نے اس طرح نہیں سمجھا۔  
 سارا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کی کتابوں میں جگہ جگہ سمیریزم کی تائیدوں کا ذکر درج ہے۔  
 بلکہ یہ کہ انہوں نے خاص اس کام کیلئے کمرے اور مکان بنائے ہیں جس کو دیکھتے سے معلوم  
 ہو کہ یہ کہ یہ مکان فہمی طریقہ پر تسمیریزم کے اور محارے بنائے ہیں۔ جس کے ایک مکان دیکھا۔  
 میں میں ایک تقریر سنائی گئی۔ اس تقریر کی کیفیت دکھائی گئی تھی۔ کہ عامل اپنے سمجھ پر  
 علم سمیریزم کر رہا ہے۔ اور علم مقام فہمی کے ذریعے ایک شخص دوسرے کو بیہوش کر رہا ہے  
 اسکے سر کی طرف نہیں سمجھ لیا کہ یہ کیسی کیفیت ہے۔ بلکہ وہاں ہے اور خود شکار شکار شکار  
 سر کو اپنے ہاتھوں کا سب راہ نکلتا ہے۔ جتنا یہ مقصد سمجھا جائیگا۔ کہ جو وقت سمجھ لیا  
 غروب طاری ہوگا۔ تو وہ بخود جوتا جائیگا۔ اور نہ سے ایک غروب آئینا اندیشہ ہے۔ جسے  
 اس احتیاط کو اس نے شکار کھڑت۔ کہ وہ اس کو سمجھ لے۔ اور مگر نہ زدے۔

یہ ایک ہی ہے کہ معرکوں کا علم اس کا سمجھ لیا۔ علم مقام فہمی اور معرکوں کے

رہے اور دور کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ پرانی تہذیبیں صاف طور پر اس بات کی نشاندہی  
 دیتے ہیں۔ اور قدیم یادگاروں کے دور میں کے لوگوں سے ان صاف پس منظر کا  
 ثبوت ملتا ہے مادہ چیزیں ہی سچ اور سچی تہذیبیں ہیں جو بہت ہی عالی ہے تمام باتیں  
 بیان کر رہی ہیں۔

بہتر عالموں نے اپنی کتابوں میں اس بات کا اعلان دیا ہے کہ اس مندرجہ مضامین  
 جو طریقہ پر تیار کیا گیا ہے وہ صحیح ثابت ہو کر جاتا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں ماہوس بالکل خاص  
 جنگو طبیوں نے جو یہ صاف دیکھا تھا اور جو اپنی زندگی سے اس پر ہر کچے تھے۔ وہاں  
 اگر محنت کی پالی ہے۔ ہزاروں افراد نے سیکھ لیا ہے۔ اور بے تعداد ایسے طریقے  
 جنکے جسم میں ہر کچے تھے۔ اس مندرجہ میں داخل ہو کر محنت پالی ہے۔ روئے آئے۔ پیچھے  
 اپنے اپنے گھر گئے۔ غرض اس طویل طریقہ پر سے ہر ایک صاف دیکھا کہ دنیا کی ہر ایک قوم  
 میں یہ علم موجود تھا۔ اگر آپ پرانی کتابوں میں تلاش کر لیتے۔ تو آپ کو میرے کلام کی اہمیت  
 ہو جائیگی۔ اور فوراً متنبہ ہو جائیگا۔ کہ اسی دنیا کی ہر قوم اس علم سے واقف تھی۔ اکثریت ہی  
 دیکھو کہ یہ تو قہر پر چھوڑ دینا کی فنی روشنی ملے نفسیات خیال کیا کرتے ہیں۔ اس علم کا اصل  
 کیا جاتا تھا۔ اور قریب قریب اسکا استعمال بطور علاج کیا جاتا تھا۔ مگر زمانے  
 کے ساتھ ساتھ اس میں بدل گئیں۔ ادب یعنی اس ہی روشنی کے زمانے میں ان باتوں کو  
 حقائق کا اعلان کیا دیا جاتا ہے۔ اس سے یہ ماننا پڑتا ہے کہ جو لوگ اسکو حقیقت کہتے  
 ہیں۔ ان کے بزرگ جو اس حقیقت پر ملنا نہ کرتے تھے۔ وہ بھی اسحق اور گارڈی تھے۔  
 اگر انہی تھا۔ اور وہ لوگ اس کے جواب میں ہاں کہتے ہیں۔ تو اس کے جواب میں ہاں  
 اس خاص روشنی کے سوا کوئی جواب نہیں ہے۔

ہم اور ہمارے ہم خیال لوگ تو یہ بھی بغیر نہیں دیکھتے کہ جو کچھ کہیں گے۔ وہ بالکل درست  
 اور ثبوتی نقل و نقل کے اصول پر قائم تھا۔

ہمارا تو یہ خیال ہے کہ یہ سائنس سب سے پہلا اور قدیم سائنس ہے۔ اس سے قبل  
 کوئی سائنس نہ تھا۔ پس جانتا چاہیے کہ انیل پلینٹیم علم طب کی کئی یا طب کا کامیابی کا  
 راز ہے۔ اور یہ وہ ہی ہے جس سے علم طب کو اتنا بڑا اور وسیع حائل ہوا جو ہر جگہ ہر ایک  
 لوگوں کے پاس نظر ہے۔ یہ سائنس ہے جس کی ہر ذہنوں کا منہ قدیم ہے۔



انجاد کرنے والوں کی ایسی طاقت ہی مسمریزم تھا۔ گو لوگوں کو یہ بات کس قدر عجیب معلوم ہوگی  
 کہ طب اور اس کے پسر نہ عجیب ہی ہیں۔ جو ب سے قدیم چوبنے کا دوسرا کر سکتے ہیں  
 جبکہ اثرت ہمارے پاس کافی سے کسی زیادہ موجود ہے۔ مگر اس جو کہ فنی کے ساتھ  
 لکھیں۔ تو ایک کتاب تھی اس معنی کیو اسے دیکھا ہو۔ مگر جو صاحب و صیانت کرنا چاہتے  
 ان کو کم تجربی سمجھ سکتے ہیں۔ وہ لوگ جانتے ہیں کہ اگر وہ کہہ بالا چہ سے اپنا اطمینان کر سکتے ہیں  
 موت میں کتاب تھی اس معنی کیو اسے دیکھا ہو۔ مگر جو صاحب و صیانت کرنا چاہتے  
 اتنا اور ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ مسمریزم کے آخری مرحلے طے کرنے سے جادو جاتا  
 ہے۔ دیاروں کیجئے۔ کہ مسمریزم کے آخری مرحلے کی ہی نام مسر یا جادو ہے۔

## طریق محل یا مسمریزم کے استعمال کا اصلی طریقہ

کوئی مرض اب نہیں ہے۔ جس کیلئے مسمریزم صحت فیش نہ ہو۔ اکثر صاحبان کے دلوں  
 میں یہ بات جگہ پا چکی ہے۔ کہ مسمریزم سے صرف نواس بیانیوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ مگر  
 نہیں یہ خیال غلط ہے۔ کہ مسمریزم سے کل بیماریوں کو ناپید نہیں ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے  
 کہ مسمریزم سے خاص خاص لوگوں پر اسکا اثر ہوتا ہے۔ مگر یہ نہیں۔ کہ زیادہ اور دوسرے کے ساتھ  
 اس بات کا یقین دلاتے ہیں۔ کہ مسمریزم ہر مرض پر اثر کر سکتا ہے۔ ہر مرض ہر مرض اور اسکے  
 مریض کو مؤثر ہر نا لائی ہے۔ جسکے ثبوت ہمارے پاس کافی دلائل موجود ہیں۔ اور  
 ناظرین کو اس غلط اور بڑے خود غلط اس بات کا یقین ہو جائیگا۔ اطمینان کیلئے ہم موجود اور  
 زندہ ہیں۔ کہ لیجئے، اس علم سے ان امراض کے علاوہ جن کو نروس کہتے ہیں۔ حملہ امراض کو نفع  
 پہنچتا ہے۔ مسلمان کے بہت لوگ کا خلاصہ ملا دیا کیجئے۔ جو خاص اسکی کام کیلئے لکھنے گئے  
 ہیں۔ تو انکو خود کو معلوم ہو جائیگا۔ وہ لوگ حرف مسمریزم ہی سے علاج کرتے ہیں۔

لندن سیرک انٹرنی کو تائم ہوئے تیس برس کے قریب غرق ہوا۔ اسی مرض میں اس  
 ہسپتال میں لاکھوں ہی فوج انسان تکلیف زدہ آئے۔ اور شفایاب ہو کر چلے جاتے ہیں  
 جن مریضوں کو لوگوں نے جواب دیا یا انگو بیانی سے شفایابی حاصل پائی۔ یہی شفا مانا ہے  
 جس میں وہ چاہیں کہ انکی ہونگوں کو زبان اور دماغ کو ناگیں مل ہیں۔ گذشتہ سالوں  
 کی جاتیوں کا میں ہوتا ہے کہ اس علم پر انکی توجہ ہو رہی ہے۔ ہسپتال سے صحت پا کر لوگ کہتے ہیں کہ

گوئی کہ دستورِ مرضی اور اصلاحِ مریضوں کا اس جگہ طالع کیا گیا، اندر اس میں کامیابی حاصل ہوئی ہے

مشق پہلی

ایک سفید کاغذ لکیر اس پر سیاہی سے ایک کولر نقشن بناؤ۔ جو ایک پیسہ کے برابر ہو۔ اس کاغذ کو دو اور اس کا دیناں کر دو۔ اور اس کے مقابل چھکرا اپنے کو حیثیت دینا دی سے پاک صاف کر کے جہتیں کسی کی طرف اپنی ساری توجہ کو قائم کر دو۔ اور اس سیاہی نقشن کو کیساں اور برابر دیکھتے رہو۔ مگر اس طرح کر نہ پڑی، بلکہ نہ جبکہ مادہ جب تک تباہی نظر آتا کہ وہ ٹکے۔ اس وقت تک دیکھتے جاؤ۔ جب نظر اٹھ رہے۔ اور ان ٹکوں میں پانی آئے گا اس وقت دیکھنا شروع کر دو۔ اسی طرح روز بروز اپنی سر کیٹکس بڑھاؤ۔ یہاں تک اپنی مشق بڑھاؤ۔ کہ ایک گھنٹہ تک تباہی مشق پورے ہو جائے۔ اور تم کامل ایک گھنٹہ تک صاف نظر سے دیکھ سکو۔ اس کے واسطے آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ کاغذ کو دو ایسے یا جہت میں لٹکا دو۔ اور شمال کی طرف منہ کر کے دھنا نو سپیڈ جاؤ۔ ۱۰ اپنے خیالات کو ایک جامع کر کے جب کیسویں حاصل ہو جائے۔ تو اس لمحہ آتش کی لگتی باز چھکڑ دیکھتے جاؤ۔ یہ خیال مزید رکھنا چاہیے کہ آنکھ نہ بینکے۔ جب تباہی عمل کرتے ہو جاؤ گے۔ تو وہی سیاہی اور نقشن آتے رفتہ رفتہ رنگ تبدیل کرنے شروع کر دو گے۔ یہاں تک کہ فکر رنگ پر رنگ کے رنگ آئیں نظر آئیں گے۔ کبھی سفید کبھی سبز کبھی سرخ کبھی نیلا۔ اگر اس پیر میں جب تک مشق کر رہے ہو گے۔ تباہی آنکھیں بھی بند ہو جائیں گی۔ تب بھی تم کو وہی نظر آوے گا۔ جو تم کو آنکھیں کھل پر نظر آتا تھا کبھی ایسا چرچا کہ وہ سیاہی نقشن سنو سنو نظر آئے گا۔ اور کبھی روشن چاند۔ اور کبھی ایک کشت تباہی نظر سے آجھل ہو جاوے گا۔ جس وقت مذکورہ باتیں پورے طور پر عمل میں آئے ہوں گی۔ تو سمجھ لو کہ تباہی عمل پورے ہو گئی۔ اس وقت دوسرا مشق شروع کر دو۔

دوسری مشق

گوئی چیز اپنے مقصد میں ملے گا، یہی کوئی اصل تصور کر لو۔ اپنے خیالات کو جس پر کر کے قائم کر لو  
اور خود کو اس کی طرف متوجہ کر دو۔ اور ساتھ ہی اپنی قوت عیاں بنائیں اور اس پر عمل کرنا شروع  
کیاں کریں، اور اس سے حاصل ہونے والی بات کو بحسن و خوبی طور پر منجھ کر دو۔



کو جس چیز پر تقدیر ہو گئی۔ اس کے متعلق یہ معلوم ہونے لگا کہ وہ چیز جس کا تصور کیا تھا اس کے لیے اصل کے سامنے دست بستہ کھڑی ہے اور اس کا حکم نبھانے کو باطل مستند ہے جس کو یہ لے کر اس کا عمل پورے ہوا اور وہاں ہمیں یہ فہم حاصل ہو چکا ہے اس کو استعمال کے نیکو طریقہ پر

یہ بھی ہمت افزا رہی ہے کہ عمل کرنے میں تعذیب کا بھی نہ ہو۔ درہم عمل میں غامی نہ ہو بلکہ تمام محنت جسطرح چکا ہو گا۔ اور کان جانیگی اور دوسرے سر سے بھی بھر محنت کرنی پڑیگی۔ ہمیشہ پاک صاف رہنا چاہیے۔ جس کا ان میں عمل پورے ہو جائے گا وہ بھی صاحبِ ہوش و خردوں سے مطابقت میں بھی خوش بدلت کا استعمال کرے۔

### تفسیر ہمزاد کا طریقہ

اگر لوگوں کو یہ ہم معلوم ہو گیا ہے کہ ہمزاد تو غیر کرشمے کے اکثر ترسے اور بد اعمال کرنے پر تکیوں۔ جس سے مذہب کو خیر یا کینا پڑتا ہے۔ مثلاً میت اللہ میں مٹیہ کر عمل پورے ہوا۔ جاسل رہنا اس میں مٹیہ کر جانا۔ تیروں سے ٹرے لٹا کر دنیویہ و غیر مٹیہ کر سب غلط اور نقص غلط ہے۔ اس پر طرہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمزاد و غلطی سے ختم نہیں آتا ہے۔ تو اصل کو ہی ستاند ہے اور زندگی سے حیران کر دیتا ہے۔ اور مرتے وقت بھی اس سے بدسلوکی کرتا ہے

یہ جو کچھ بیان اولوں گھر لکھے ہیں۔ یہ درست ہیں۔ مگر تفسیر کے واسطے نہیں اور اصل اس علم کا نام عقلی یا جادو ہے جو دراصل فیض چیزوں سے اپنی غنیمت حاصل کرتا ہے اور اس کے کوئی ایسی ہی اٹاؤ سے خوش ہوتے ہیں۔ مگر اس علم سے اور تفسیر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تفسیر عمل زندہ دانی ہے۔ جو پاک علم سے کیا جائے۔ نہ پاک چیز اس کے پاس ہو چکے نہیں پاتی ہے۔ اور کہا کہ خدا سن تا پاک ہے۔ یہ بیت اللہ میں عمل پورے ہوئے ہیں۔ ہمت زنی تو یہ سب چند خدہ کی گف ہے۔ جو بار وگوں نے گھڑی ہے۔ جب آپ کو گھڑی کا جادو معلوم کرینگے۔ تو خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ کہ میرا کلام کہاں تک افسدہ کے قابل ہے آج سے وہ غلط ہو جائے گا۔ اصل خود بخود معلوم ہو جائیگا۔



کر سکتا ہے۔ بڑے عقیدہ جسم کو خرید کے باہر بھی نکال سکتا ہے! اور وہ دھڑلہ دھڑک میں  
 بھی نکال کر سکتا ہے۔ یہاں کے لوگ کہہ سکیں موجود پانچویں صدیوں کی مخلوق وہاں  
 دیکھیں۔ یہ سب کچھ جی لطیف کو کر سکتا ہے۔ ساری جسم کو نہیں کر سکتا سوائے جیم کو جس کے ہاتھ  
 نکال سکتا ہے۔ اس کا نام زخمہ آدمی کی طرح کر سکتا ہے۔

اسی طرح اعلیٰ جہنم ہے۔ جو کہ کھڑی کے اندر کھولنے پر پانچویں صدی میں ساری قسم  
 دیکھا ہے۔ جو جسم نکال ہے۔ جو آپ کو شہر میں پھرتا ہوا پانچویں صدی میں دیکھا ہے۔ یا اپنے ملک میں دیکھا ہے اور  
 جی میں بھی موجود تھا کہ جی کا جیم نیلی۔ ہندو لوگ اس کو مایا دپ بھی کہتے ہیں جس کی  
 مندریت اس طرح ہے۔ کہ حامل اپنی قوت اور اس سے اپنے مختلف جسموں کو نکال سکتا ہے  
 اس جسم میں اور حامل جسم میں بالکل تیز نہیں ہو سکتی۔ اور اسی طرح ایک ہی وقت میں کسی جگہ خود کو  
 موجود دکھا سکتا ہے۔ اور مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی گفتگو بھی کر سکتا ہے۔ مگر یہ جسم اعلیٰ جہنم  
 جیم جیم لطیف سے وہ جگہ کہ جسے حور مجاہد اعلیٰ نہیں ساری کا نام نظر بندی بھی ہے یعنی حامل ایک  
 ہی چیز کو مختلف شکل میں لوگوں کو دکھا سکتا ہے۔ وہ کہ بااودھوں طریقوں سے خدائی مشق  
 کیے قلب کی یکسوئی اور قوت اور وہی اپنے خیال میں اعمال پر غالب کام حاصل کر لے فریدی اور  
 کر سکتا ہے۔ لہذا ہم پہلے اس کو بیان کرتے ہیں

(قلب کو کس طرح یکسو کر سکتے ہیں)

۱۔ جو کام شروع کرے۔ اس میں اس قدر مستغرق ہو جائے کہ تم کو اپنے وجود کی خبر نہ  
 چلے کوئی تم کو اذیت بھی نہ ملے۔ تو تم کو بھی محسوس نہ کر سکو۔  
 اگر اور لوگ وہاں موجود بھی ہوں۔ تو تم اس اور جہاں جو ہو جاؤ۔ کہ تمہیں ان کی موجودگی  
 کی خبر نہ ملے۔ اور تم کو یہ محسوس ہو۔ کہ میں سے سوا ایساں اور کوئی نہیں ہے۔

یہ بات پہلے پہلے کسی قدر مشکل معلوم ہوگی۔ مگر کرنے سے نہایت ہی آسان ہو جائیگی  
 کہ جو جب تم کو اس کی عادت ہوگی۔ تو یہ تمہاری عادت میں داخل ہو کر جس کی بات ہو جائیگی  
 ایک عشق حقیقی کے سرشار کی زبان سے جس نے خود دیکھ کر سنا ہے۔ کہ عشق مجازی اور عشق  
 عرفانی نے حامل لوگ اختیار کرتے ہیں۔ کہ قلب کو یکسوئی حاصل ہو کر جو کہ عشق مجازی  
 عشق حقیقی کا نتیجہ ہے جو شخص مجازی عشق کے ناز برداشت کو شکستہ عشق حقیقی عشق  
 کی طرف مائل کر سکتا ہے۔ اور وہی عشق حقیقی ہے۔ عشق حقیقی و فرید حاصل کر لے گا۔

پس جو شخص بکھوئی قلب حاصل کر لیا۔ اس کے نزدیک تمام چیزیں حاصل کرنا بالکل سہل ہے۔  
اس لئے لازم ہے کہ پہلے اس کی مستحکم و سب سے پہلے بکھوئی حاصل کر دے۔  
اس لئے کہ حاصل کرنے والے کو لازم ہے کہ سب سے پہلے کوئی چیز دیکر اس پر اپنی  
نظر جمائے۔ اس طریقہ سے آنکھوں کا مقناطیسی اثر خارج ہو جائیگا۔ خود اس کی مقدار اس  
چیز کے کھوافت زور جائیگی۔

مثلاً چمکدو چیز پر نظر کو قائم کرنے سے ایسا اثر پیدا ہوگا کہ خود حامل بھی اس کے  
اثر سے غفلت ماندہ ہو سکے گا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوگا کہ اس کی برہوتی خواہش منقطع ہو جائیگی  
کر کوئی گول چیز یا انار کا دانہ اس کام کیلئے تقریباً چاہئے۔ تو اور بھی مناسب ہے۔

ایک اور طریقہ تو اہل یوگ کا تواریخ کا طریقہ ہے۔ سب سے سہل ہے۔ وہ یہ ہے  
کہ ایک کاغذ ایک فٹ مربع لیکر مگر سفید اور روشن ہو۔ اس کو بالکل سیاہ کر لو اور ایسا سیاہ کر دو۔  
کر کسی جگہ سفیدی کا نام نہ لے۔ اس کاغذ کو اپنے پیشے کی جگہ دیوار میں  
لگا دو۔ اس طرح کہ ہر وقت تنہا ہی آنکھوں کے سامنے ہے۔ اس کاغذ اور تنہا ہی آنکھوں

کے وہ میدان کاغذ ایک ایک لمحہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنکھ کے مرکز تک ایک افقی خط مندرج  
کھینچو۔ بعد ازاں تو داغ ایک لکھ لکھ کر لے۔ پس اس داغ کے چاروں طرف نظر اس قدر دیکھتے ہو  
کہ دیکھتے ہوئے سانس صرف ناک سے نکلے اور منہ کو بند رکھو۔ اور یہ بھی خیال رکھو کہ تنہا  
ہلکتے چلیے۔ جب تم یہ عمل شروع کرو گے تو پہلے پہلے ذرا لکھ لکھ محسوس ہوگی مگر یہ  
ہرگز اندیشہ ناک نہیں رہے۔ جو وقت تک تم برداشت کرکو۔ دیکھو باقی چھوڑ دو۔ اسی طرح  
دہرا کر کے سے تہا دی طاقت بڑھ جائیگی۔ اور تم بڑے طور پر تامل ہو جاؤ گے

مذکورہ بالا مشق کے فائدے یہ ہیں۔ کہ جو آدمی غلبی الحس ہوگا۔ اس کو ذرا عرصہ روشنی ہی  
نظر آئے گی۔ مگر یہ غلاف اس کے جو آدمی ذکی الحس ہوگا۔ اس کو بکھوئی قلب حاصل ہوتے ہی  
روشنی میں کافی سفید معلوم ہوگا۔ اور رات رات وہی داغ سفید بادلوں کی صورت میں دیکھ کر لے گا  
اور اس کے بعد اسے نظر آئے گا۔ آخر روشنی کے بعد اسی روشنی کی شعاعیں بن جائیں گی اور ایسا معلوم  
ہوگا جویا ایک ایک نظر کے آگے سے ایک بڑا بھار کا پردہ اٹھ گیا۔ عجائبات کا شہر ہوتا ہے  
جو کہ اس میں کسی سے مراقبہ کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ جس کا نام روشنی وغیرہ ہے۔ جو آدمی کئی کئی  
دن تک یہ عمل کرے گا۔ جس کا نام روشنی ہے۔ جب تک

وہ سیارہ سطح کل زمین پر جو مائے اس سے کن کی مقدار یعنی قوت جذبہ جاذبگی اور قلب  
کو بخوبی حاصل ہوگا۔ ہمزاد کو تیز کر نیز کا پہلا طریقہ

مشاب کی ایک تلی لیکر اس کو اپنی دہنی لٹل میں دباؤ۔ مگر سطح کو اس کا منہ کچے کی  
طرف ہے۔ اور اس وقت تک جبکہ سو نہ نکل کر اسی طرح اوپر اٹھتا ہو۔ اور تہا اور اٹھنے سے  
جو تہا سر ہو تہا سے قدموں سے کہہ کر چار گز کے فاصلے پر جو۔ اور تا بیغ شبینہ۔ یا یکشنبہ  
کو کسی کھلے میدان میں جاؤ۔ مگر ایسا میدان جو جہاں بحر آدمی کا گز نہ ہو سکے۔ اور مل پرستے  
کی اسطے کوئی محل نہ ہو سکے۔ تخلیہ ہو۔ اپنی پشت کو مشرق کی جانب رکھو۔ اور پہلے چپٹوں  
کو تہ سے چڑھ کر بیٹھو۔ قدم کے فاصلے پر کوئی پسیل کا تخت ہے۔ کیونکہ اس کا ہونا نہایت سودی  
اور ماری ہے۔ بعد ازاں دل کو مضبوط اور قوی کر کے اپنی نظروں کو اپنے سایہ کی گردن پر  
جلاؤ۔ اور جب تہا ہری نظرا اسی طرح جم جائے۔ تو بلا کسی سری طرف ٹپکھ کے یہ اسم پڑھو۔

### تخصیصہ خداتہ القیامین

اس عمل کو ایک گھنٹہ کامل پڑھ کر جس کے بعد نظر آشکار سامنے والے میل کو دیکھنا چاہیے  
اور وقت تک وہ میل کی چوٹی پر ایک بیڑول سایہ نظر آئے گا۔ بلکہ اگر ایک کی قوت ارادی  
تیز ہو۔ اسی طرح وہ شکل و عذر بروز قریب ہوتی جا سکی۔ اور کبھی آرتی آسکی۔ جسے کہیں  
دور میں وہ خبیہ تہا ہری صورت میں تہا ہے سامنے آسکی۔ اس وقت ہنسے ہنستے بیٹھے کہا  
کا کہ فعل کرنا میں ہاتھ سے بوتلی اس کے منہ سے نکالو۔ یعنی آدمی آخر باد و ران میں  
غیر مشرب پی جا سکیں۔ اس کا وجہ سے ان کا مل اور حور راہ جاتا ہے۔ یہ ترکیب ہے۔  
جس سے تہا ہمزاد تہا ہے قابو میں آجائے گا۔ یہ صبح و شام۔ اگر بیات کے موجب غلظت  
کیا جائے۔ تو کیا ممکن ہے کہ تہا ہمزاد تہا ہے قطعی نہ آئے۔ اب میں بھی خیال رکھنا  
چاہیے۔ کہ انسان تارک الصلوٰۃ ہو۔ بہرگز گویہ میل و دعائی ہے مگر ہمزاد کی مثال تو غلط  
ہے۔ اس لئے وہ تہا مل سے قابو میں نہیں آسکتا۔ اس کا تہا و بعضی منتر کی مثال ہے اسلئے  
ہمارے وہ تہا ہے۔ کہ خدا ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس عمل سے بہائے۔ مسلمانوں کو لازم  
ہے۔ کہ اس عمل کی طرف التفات نہ کریں۔ ورنہ میں عقاب کا ذمہ دار نہیں۔ اُن کی اپنی



## دوسرا طریقہ سنجہ ہمزاد کا یہ ہے

جو مثل ہمیں جو کہہ کر لے گئے ہیں۔ یہ مثل حرف ایک ہفتہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ مثل ایک شب سے دو صبح شب تک کرنا پڑتا ہے۔ اور اس تعویذی مدت کی محنت میں ہمزاد جیسی نالکین چیزیں دافین کے قبضہ میں آجاتی ہیں۔ جو صفت اظہار کا بدشاہ کر سکتا ہے۔ وہی ہمزاد کا آفاک کر سکتا ہے۔ اسکی ترکیب یہ ہے۔ کہ شب سے صبح کی وقت تک جتنی مثل جیکو کا ٹی مٹی کہتے ہیں۔ تاکہ اسکی چالیل جڑیں بناؤ۔ بعد گوہوں کو گول دیکھو۔ بلکہ بیغیڑی رکھو جس کا قطر نصف انچ ہو۔ یہ گولیاں ایسے وقت میں تیار کرو۔ کہ آٹھ بجے رات تک بالکل خشک ہو جائیں۔ اگر خشک نہ ہوئیں۔ تو آگ پر خشک کرو۔ پس جب رات کا پانچ حصہ گزر چکے۔ اور تمام کانوں سے فراغت پا چکے۔ اس وقت اپنی پشت پر بیٹھے تیل کا چراغ روشن کر کے رکھو۔ اور گندہ میں بیٹھو۔ یہاں وصل آدمی اسہلے خیال کو اور طرف توجہ نہ کر کے۔ علاوہ رات کو آرام یعنی اسی جگہ کرو۔ پس جب تم فاسخ ہو گوارہ غلیہ کا طہیناں کر کے بیٹھو۔ اس وقت ایک گولی پر یہ اسم پڑھو۔

شاہ شہید علی

اس اسم کو شتر شتر رجب ایک ایک گولی پڑھو۔ اور دم کو گتے جاٹو۔ اپنی ننگی کپڑے سیاہی کی گہن پر جاسے لکھو۔ وہاں سے جھانک کر دو۔ اور یہ بھی خیال رکھو۔ کہ تہناری آنکھ نہ جھپکے۔ اس مثل کو ختم کر کے اسی کمرے میں کسی جگہ سو جاؤ۔ مگر یہ خیال رکھو۔ کہ نہ کوئی شخص اس درمیں تمہارے پاس آئے۔ نہ تم کسی سے بات چیت کرو۔ صبح کو جس وقت بیدار ہو۔ تو من تمام گولیاں کو کسی تارک کنوین میں ڈالو۔ مگر یہ بھی خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے۔ کہ کنوین پر جلتے پائے سب سے پہلے تم ہو۔ تم سے پہلے کوئی شخص ہاں نہ پہنچا ہو۔ کنوین سے کسی نے پانی نکالا ہو۔ اس درمیں آتے اور جاتے کسی سے بات چیت نہ کرو۔ خواہ کتنا ہی ضروری کام نہ ہو۔ مگر اس کی بے گاہ نہ کرو۔

مثل چھینے کے دوران میں تمہیں خوفناک صورتیں نظر آئیں گی۔ تمہیں لازم ہے۔ کہ ڈرا خوف نہ کھاؤ۔ طبیعت کو مضبوط رکھو۔ کہ بغیر مثل کا نہ مثل تمکو ڈراؤ گا۔ خوف دافیناں کے طرح تمہیں کچھ ڈر نہ آئے۔ مگر نہیں لازم ہے۔ کہ اسکی طہیناں پڑاؤ نہ کرو۔ دوسری شرط یہ ہے۔ کہ حال کی ایک ہفتہ تک درمیں کے ایک ایک نام پڑھو۔ کہ اس کا نام ہے۔

FREE AVAILABLE BOOKS

یہ عمل ایچیز پر زاد مادی شیطانی عمل ہے۔ اور شیطان پرستی سے قلعہ میں آنا سے پہلے ان لوگوں کے چہرے پر کلام اللہ ہے کیونکہ یہ کام مسلمانوں کی زندگی کے بالکل خلاف ہے۔ خدا مسلمانوں کو جس سے بچائے انہیں کی کو فریق طلاق فرمائے۔ آمین ثم آمین سرور

طریقہ عالمگیری کے نسخہ کا

اس عمل میں ایک کے حساب سے یہ بیسوں کے حساب سے عمل کے نام کے مطابق  
کئے جاتے ہیں۔ اور پھر اس میں قسٹ اور قسٹ کے جائے ہیں۔ اس کا حاصل قسٹ لفظ نما میں  
ہو، اپنے ہم کیلئے تاکر مثل یا اگر کے چھ چاروں تک پہنچے۔ جس میں ایک دن نماز نہ ہو لیکن  
مقام کی عزت و تاحی نہیں۔ صرف روزانہ پڑھنا کافی ہے۔ عمل کو چند ہی جہرات سے  
شروع ہوگا۔ جس وقت چھ چھ نفلوں سے گذار لوگ۔ پھر او متبوا مطیع فرمان ہو اور چھ چھ  
تہہ سے حکم سے گردن نہ پھر رہا متبوا سے یہ قول کو حکم قضاوند کہہ کر کہا لایا۔

طریقہ جو مخفی تفسیر مراد کا

سیاہ کا قدر سفید چارخ دیکھنے کی مشق تو خوب بڑھالو جب تک فی نیا کام شروع کرو  
بیشتر رہنا ناہور جب کہیں دن دو دن بات کی خوب مشق ہو جائے تو قمری جیسے کی طرح  
نہیں ملے گی یہ سب تاریخ پندرہ کتاب میں اس طرح کر کہ قاضی سلطان کے مومن تہا کتاب کی  
جانب پشت کوئے کمرے ہو رہے سیارہ کی گردن کو تو جو سب سے دیکھتے ہو یاد نگاہ کر اگر یہ اسم  
پڑھتے ہو۔  
نہا ہمزاد و قبضہ اساتہ الا ھکذا

مگر بیک در جھکے ہوئے رجسٹر وقت اس پر چھو تو کاغذ کی ڈلی مین مشین کی اپنے دیش باقہ  
میں رکھو۔ اور ہار بار منشی کو کھول کر اس ڈلی کو میکھتے جاؤ غلب اکٹا میں دھن پر چھو۔ تو  
اس ڈلی کو فخر سے اپنے سایہ کی گردن پر بھینک مارو۔ ملو اس خزیمہ میں براہین منٹ  
تک اسکل کی طرف دیکھتے دو۔ یہ میل روزانہ چار تیس روز تک بیچ دس بٹ کے لہذا کرنا چاہیے  
کاغذ کی ڈلی روزانہ کی بنی چلیے اس ڈلی کو اسی جگہ جمع تھپتھپو۔ لہذا بیچ دس بٹ کے جب ہم ختم کر  
چکے تو اس جمع شدہ کاغذ کو زمین میں اسکا جگہ دفن کرو۔ چالیس دن گذرنے پر قبہ میں آسمان میں  
ایک دیدہ چیز نظر آئیگی اور رشتہ فتنہ وہ انسانی اسکل اختیار کر گئی۔ اور بغداد میں چوٹی بمانیگی۔

حق کو الیس بعد گھنٹے کے بعد تہا دی صورت میں تہا ہے، پس اتنی راتوں سے جو ب







مسئوم کا اصلی راز یا اثر پوشی و

[illegible]

معمول کو کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہے۔ کہ اپنے معمول کو طبعی طور سے قائم رکھیں۔  
 کہ وہ ہر چیز میں فرد و مل کر یکساں دعاؤں کے وقت اس کے دلیں میں ہر چیز کی حالت  
 پیدا کرتے ہیں۔ تاکہ اس کو یقین ہو کہ وہ ہر چیز میں مل کر ایک دعا کے لئے دعا کرتا ہے۔  
 تو میرے لئے دعا۔

معمول کو طبعی طور سے قائم رکھیں۔

خال جس شخص کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔ اس پر اس طرح عمل کا آغاز کرے کہ اپنے  
معمول کا وہ معمول کے سر اور چہرے پر سے اس کے پیش اور پاؤں تک اٹکے۔ اور پھر  
یاد رکھے کہ کافی ہے کہ خال کا چہرہ معمول کے جسم کی جگہ پر تک کو نہ لگے جائے۔  
اور نہ اس قدر حاصل ہو کہ اس پر کسی نہ کو نہ لگے بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ معمول کے قریب ہے  
مگر اس کے جسم پر نہ ہو۔ اور خال معمول پر بہت حد تک ہو کر اس طرح نظر آئے کہ گھر سے  
دیکھ کر نہ پتہ چلے کہ وہ معمول کو لازم ہے کہ وہ خال کی مرضی کا اپنے ہو۔ اور یہ بھی  
جو تو بہت ہے کہ معمول خال کے عمل پر انتقاد نہ کرے۔ تو طبیعت اثر ہو جائے۔ مگر تو بہت  
خود رکھا ہے کہ معمول خال کے خواہش کی گرتے سے حساس ہو۔ اور وہ بھی سے اسکو قبول کرے  
معمول ایک مسئلہ ہے کہ طرف نہ دیکھے وہی۔ نہ سے نظر اور دل سے دل تک ایک نہائی کارہ  
نہا رہے کہ وہ ایک مسئلہ ہے کہ وہ دل کی انہیں کی مرضی سے وہ دل کی مرضی سے

دوسری مثال دیکھنا چاہئے۔ دونوں کے خیال کو مشترک بنانی کوئی چیز نہیں موجود نہ ہو۔ اہل  
 کو کوئی شخص۔ ہر قومیت ہے۔ بلکہ کوئی دہاں موجود ہو۔ تو وہ بھی غامض اور بہت غور سے  
 بعض اصول ایسے ہوتے ہیں۔ جن پر ہمدردی اور کھلم کھلا ہے۔ اور بعض پر دہرے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں  
 جن پر خواب غامض ہونے سے پہلے سوئی یا گرمی یا گولگی کا اثر ظاہر ہوتا ہے جس وقت حال کو  
 دیکھنا ہے۔ کہ اپنی قوم کو اور دیکھنا ہے۔ تو یہ اصول پر وہاں ہر قسم کی علامات کا ہر  
 ہو گی۔ بعض اصول ایسے ہوتے ہیں جن پر کھلم کھلا اور نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں حال  
 کو دیکھنا ہے کہ اس میں پہلے سے ہرگز گھبراہٹ نہ ہوتی ہے۔ جو لوگ مسووم میں مشغول ہو جاتے ہیں۔  
 وہ ایسی حالت کی مثال یہ دیکھنا ہے کہ اس میں کھلم کھلا اور کھلم کھلا ہے۔ تو یہ حالت میں  
 کو کچھ حال گھبراہٹ میں ہیں جن کا انجام دلچسپ ہوتا ہے۔ بعض پر وہ ایسا ہوتا ہے کہ اصول حال  
 سے زیادہ دیر دست ہو جائے۔ یہ اس وقت وہ اصل خود حال پر وہ دیکھنا ہے۔ اور بعض پر وہ  
 ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ اس میں کچھ میں کئی مسووم کا وہ بہت حال میں بھی موجود ہوتا ہے۔ جس سے  
 حالت حال کا اثر اصول پر نہیں ہوتا۔ نہ حال اس پر دیکھنا ہے۔ اس لئے کہ اس سے حال کو  
 کبھی دھڑکی نہ کرے۔ بلکہ اس کے دھڑکے کام کرے۔ اور پہلے کہہ دے۔ کہ اگر اس میں کچھ میں کوئی  
 صاحب موجود ہو۔ تو اس کے ذہن سے اجازت کام کرنے کی بات نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسی حالت میں البتہ کھلم  
 دیکھنا ہے۔ یہ دیکھنا ہے اور انکساری کو میں نظر رکھے۔ دھڑکی کرنے سے پرہیز کرے۔ جو  
 کرنے کو اسے صرف خدا کی ذات ہے۔ دھڑکی کرنا کسی کام میں نہیں کہ ہرگز لازم نہیں۔ کہ ہرگز  
 محتاج ہے۔ اور ہر وقت مجبور ہے۔ بعض مثالوں کی مشق اس قدر بھی ہوتی ہے کہ وہ چاندنا  
 میں اصول پر خواب غامض کی دیکھنا ہے۔ یہ دیکھنا ہے اصل مشق کا نتیجہ ہے جبکہ ہم مشق کر رہے ہیں۔ ای  
 دیکھنا ہے اور کبھی دیکھنا ہے۔ کہ کھلم کھلا اور کھلم کھلا ہے۔ اس سے حال کو دیکھنا ہے  
 نہ ہرگز دیکھنا ہے۔

## دوسری ترکیب خواب غامض کی

اصل دیکھنا ہے۔ کہ اصول کو اپنے سامنے بٹھا کر اس کے دھڑکی پاؤں کے انگوٹھے کو اپنے  
 اپنے دھڑکی پاؤں کے انگوٹھوں سے دھڑکی دے اور خواب غامض سے اس کی آنکھوں سے بٹھی دھڑکی  
 دیکھنا ہے کہ اس کی دھڑکی کرے۔ اور اصول کو کسی ایسی حالت میں دیکھنا ہے کہ وہ اصل کی طرف کسی طرح  
 دیکھنا ہے کہ اصل دھڑکی کرے۔ اور کھلم کھلا اور کھلم کھلا ہے۔ اس سے حال کو دیکھنا ہے  
 نہ ہرگز دیکھنا ہے۔

اب حامل کو کہہ رہا ہے کہ جو درگاہ کے نزدیک انسان لدا رہی ہو۔ اسی پر حملہ آور کرے۔  
 دونوں یکساں کر دی ہیں۔ ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ حامل اپنے دل کے ہاتھ میں کوئی چیز  
 دیتا ہے۔ اسے لکھ کر دیتا ہے۔ اس پر فکر و فکر اس کو دیکھتے ہو۔ اس سے بھی حامل کو ملتا  
 ہے۔ لہذا تیسرا یہ ہے کہ حامل مول سے اونچی کوئی چیز رکھ کر مول کو اونچی طرف نظر رکھنے  
 کا حکم دیتا ہے۔ اس دنوں طریقوں سے بڑا لانا اور ہوتا ہے۔ کہ مولیٰ کا پیٹھی سے پر ہوا  
 حمل ہو جائے۔

## اعضاب مچھول کر غبارِ عمل

مول لہر جب قبا را مل اور کر جائیگا۔ تو مول کی تائید بن جائے گی۔ یا اگر کھلی  
 بھی رہی۔ تو ان پر ایک سفید جھلی سی نمودار ہوگی۔ اس وقت مول کو ہرگز ہوشیار نہ مال  
 کرنا چاہیے کیونکہ نہ تو وہ اس وقت دیکھ سکتا ہے۔ نہ سنے سکتا ہے۔ اسکی بینائی ذاتی ہوتی  
 ہے۔ اپنے اس کو زندہ محسوس ہوتی ہے۔ اس کے بعد لکھیک اس کا پوشش کھولتا ہے۔ یعنی  
 وہ پریش ہو جائے۔ مگر حامل کے سوالوں کا جواب نہایت صحت سے دیتا ہے۔ جبے پوشیدہ  
 آئی سونے کو رہا دیتا ہے۔ غصہ لگاتا رہتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی بکری کہتا ہے۔ اور بکری کی طرح  
 چوٹی تھپے یعنی مولوں کا قندہ ہے۔ کہ وہ حامل کے سونے کی درخواست کرتا ہے۔ اسوقت  
 حامل کو بھی ہارم ہے کہ اونچی درخواست کو نہ نہ کرے۔ بلکہ فوراً منظور کرے۔ مگر ان کے ساتھ  
 سخت ہنر کر کے دے دیتے۔ کہ کتنے منٹ بھی تم یہاں رہو گے۔ جتنے منٹ کا مول دے گا کہ  
 ٹھیک اتنے ہی منٹ پر اپنے ہمارا ہونے سے حامل کو مطلع کرنا۔ مثلاً کسی مول سے حامل  
 سے آدھے گھنٹہ خوشی اجازت نے حامل سے پندرہ منٹ گزرنے کے بعد اس کا تپا  
 آئی۔ کہ ابھی تم کتنی دیر اور سو گئے۔ اس نے جواب دیا کہ پندرہ منٹ اس کے بعد وہ اپنی  
 کہ کتنی دیر اور سو گئے۔ اس نے کہا۔ کہ سات منٹ پہلے اس کے بندنی منٹ فارین  
 کو سمجھنا چاہیے ہوا مگر اس قسم کے دائرہ میں کہ مولیٰ کی فنی کے گھر کی کہیں بھی  
 سے آئے ہیں طلبہ جو حق حامل کامل ہے۔ وہ ان زمروں میں مستغرق ہو جاتا ہے۔  
 اور جس طرح شکایات اور مسائل کا مشا پر کرتا ہے۔ جس کے کچھ سے قبل انسان حریف اور  
 ششدر رہتا ہے۔ یعنی آدمی جبکہ سرگرم کے وجود سے انکار ہے۔ اسکو ششدر  
 انسان غافل کر کے اس میں کہہ دیتے ہیں کہ مولیٰ کو تانا اور ہوش کرنا یہ سب بناوٹی ہے۔



اور قابل موصول ہو کر اور فریب سے خلعت کو لوٹے ہیں۔ اس بات کی بہت اچھی مشق  
 اس طرح ہو سکتی ہے کہ ایک چیز موصول کے پہنچنے پر نیکے لبہ کسی جگہ پر نہ لٹک جائے بلکہ  
 موصول کو اسکی طہرہ کی بجائے۔ پھر اس سے دریافت کیا جاوے کہ امید ہے کہ موصول باطل  
 صحیح ہے یا نہ۔ ایک یہ بات بھی ناگزیر کہ موصول پر فوراً کیا ہے۔ کہ موصول کے نصبر کے خلاف  
 ہرگز موصول پر دوزخ دنیا جائیے۔ بعض موصول بعض قسم کے سوچوں سے نفرت کا اظہار کرتے  
 ہیں۔ بلکہ جو اسے دقت دوتے ہیں۔ تو ان سے اس سوال کو دریافت کیا ہی کہ کیا چاہیے شہ  
 لفظ موت سے ہر ایک موصول سمجھ لے کہ جواب دیتے وقت رکنا ہے۔ اس کی وجہ  
 بھی یہی کہ ہے۔ کہ موت کا حال سوائے خدا کے کون جاں سکتا ہے۔ پھر اس کا نام موصول  
 کے اسکل وار حالات سے بہرہ ہے۔ پھر ایسے سوال کا وہ کیا جواب دے سکتے ہیں البتہ اگر  
 کسی فرض فیروزہ کی نسبت کسی موصول سے دریافت کر۔ تو فوراً نہایت کا۔ اور اس کی تشبیہ اس طرح  
 کر دیا۔ کہ اس کے پیالے کے سامنے حکیم حادث بھی حاضر آجائے۔ اور وہ گل اس قدر شریع  
 نہیں کرتے۔ جتنی کہ موصول بیان کو جائیگا۔ اور اس فرض کا طالع ہلکا۔ مچ جائیگا۔ کہ تیرہ  
 موصول سوائے قابل کے کسی سے بات نہیں کریگا۔ اگر دوسرے سے بات کرانی ہو تو اس کے  
 ساتھ اس کا بڑا کرنا پڑیگا۔ وہ اس طرح کہ اس کا کچھ موصول کے ساتھ ہی دینا ہو گا۔ تب اس کے  
 ساتھ ہی لپ بولگا۔ دوزخ ہرگز بات نہ کریگا۔ اور بعض موصول اس قسم کے بھی ہوتے ہیں۔ کہ بلا  
 اور بار بار ایک کی بات کا جواب دیتے ہیں۔ خواہ کوئی شخص سوال کرے۔

## طریقہ موصول کے کی طرف گراؤ کا

موصول کو آگے کی طرف گراؤ مقصود ہو۔ تو اپنے دل میں اس بات کو اچھی طرح سمجھ کر کہ ہم  
 خود اس کو آگے گرائیگا۔ اور قلب کو بھٹو کر کے خود کو بھول کے چہرہ پر گراؤ پر عمل شروع  
 کر دے۔ اور اپنے دل میں یہ سمجھ لو کہ ہم اس کو آگے کی طرف گھسیٹ رہے ہیں بلکہ فوراً  
 اپنا اثر دے دینا۔ یعنی موصول یہ ہوش ہو کر آگے کی طرف کریگا۔ مگر ہم اسے اس کا خلاف  
 کر دے۔ کہ اس کے چوٹ نہ دے۔ دوزخ گرنے سے زخمی ہو جائیگا۔ پیشتر کسی شخص  
 کو اس کے مقابل کھڑا کر دے۔ کہ جس وقت وہ گرے۔ تو فوراً سنبھالے۔ اس طرح  
 اس کو دوزخ سے محفوظ رکھیں۔ اور اگر کوئی موصول اپنے وقت اپنی انگلیں موصول کے چہرے پر

[illegible]

طریقہ معمول کے مجھے کس طرف گراؤ کا

طریقہ سب مذکورہ بالا طریقہ پر کرنا ہوگا۔ عرف بجائے سپرد کے آنکھوں کی تفسیل کے متبادلاً اصل  
معمول کی شے یعنی چاشین۔ اور آنکھ نہ چپکے۔ اور سنبھالنے والا آدمی سبکائے آگے کے پیچھے  
ہونا چاہیے۔ اور عمل پڑھتے وقت تم بھی اپنے دل میں اسی خیال کو مجاہد کرو کہ میں معمول کو پیچھے کیلئے  
محکم کر رہا ہوں۔ اور یہ اس کا چاہنا ہے۔ اور معمول کو بھی یقین بنالودہ کہ تم پیچھے کی طرف بہت  
چمک کر دو گے۔ اس کے بعد طریقہ مذکورہ پر عمل پڑھنا شروع کر دو۔ خدا آفر کا لہو نہ لگاؤ اور معمول پیچھے  
لوں گے کہ کہہ دوں ہر جہان۔ جو آدمی سنبھالنے کیلئے قیام پور کر دیا ہے۔ اسے مذہب کے فوائد سنبھال  
نے میں معمول مذکورہ کا یہی معمول کے ہاتھ باندھنے کا عمل

مول کو بھی طرح اشتباہ کا قید بنی اور دیکھ کر میرے ہاتھ ہاتھ فیتے ہیں۔ اس کے بعد  
مول کو اپنے سامنے ایک کرسی پر بٹھا دے اور دوسری طرف خود بیٹھ جا دے۔ مول کا اکٹھن کو  
اپنے ہاتھوں کی طرف قائم کر دے۔ اور خود مول کے ہاتھ کو دیکھتے جا دے۔ اور دل میں یہ  
خیال کر دے کہ میں وقت مفتا کیسی کچ فوری اسی سے جس کے ہاتھ نکلے وہ یہ ہاتھ  
رہا ہو۔ مگر شرط یہ ہونی چاہیے کہ قلب کو کبھی کوئی مائل ہو۔ اور اس کے صحابہ و پیرو  
مطلب ہے۔ کوئی دوسرا خیال نہ ہائے دل میں پیدا نہ ہونے پائے۔ اور کوئی شخص  
تباہے دل پر صے کے وقت غفل ہو۔ عمل یہ ہے (تہنما) حصہ اول و ثانی انسان  
معمول و عاقلین قہور (۱) پس خواہ تہدی رضی کے موافق اثری گانہ مول کے  
وہ نہیں اخذ کیا جتہ ہو بیشک۔ جسے رہتی ہے جگہ ہے۔ ہر روز ہزار کو شش سے بھی  
نہ کہیں۔ یہاں تک کہ ہم خدا کے نام نہ کہیں۔

## آنکھوں کے ذریعہ خواب طاری کرنا یا آنکھیں بند کرنا

ذکر و بلاطریق سے معمول کو کڑی ہر تکرار تلب کو یکسو کر کے اس خیال کو ذہن میں خوب طور سے  
یقین کر لو۔ کہ میں برت آنکھوں کے ذریعہ اس کی یعنی معمول کی آنکھیں بند کر دوں گا۔ اور معمول  
کو بھی یقین دلا دو۔ کہ میں آنکھوں کی کشش سے تجھے سلا دوں گا۔ تیری آنکھیں بند کر دوں گا  
اس کے بعد معمول سے آنکھیں لڑاؤ۔ اور خیال رکھو۔ کہ وہ ذہن میں سے کبھی ایک بھی آنکھ چپک  
نہ پاسے۔ اور دیر خیال لہجہ و لہجہ کے ذریعہ نہ آنے پاسے۔ وہ ذہن کے دل میں  
یہی خیال موہن ملو رہے ہوں۔ اور حال اپنا دل شروع کر دے۔ اور اسے اسم پر دے  
ایسا اب اصل چشتا خواہ اب بھلا ایک سو چالیس مرتبہ پڑھو یہ جہاں تک اثر نہ ہو چلتے  
چاہو ضرور اثر ہو گا۔ چنانچہ کہ ہے۔ ہر ایک اسم کا ورد ہے قدا و اس وقت تک رکھنا چاہیے۔  
جب تک معمول حسب مرضی کام نہ کرے سکے۔ پھر یہاں پہنچے ہو۔ یہاں تک کہ ہو سکے۔ تو  
اس سے نہ ہوا چاہیے۔ کیونکہ مسرہم کا ورد و معمول کی طبیعت پر ہے۔ جیسی معمول کی  
طبیعت ہو گی۔ وہی اثر ہو گا۔ اگر طبیعت کی ہے۔ تو فوراً فہور ہو گا۔ اگر طبیعت سخت ہے۔ تو بہت  
دیر تک ضرورت ہے۔ حال کو دہرہ دہرہ کے گھٹنے پر ہوں۔ ہر وقت سے تم سے یقین مولیٰ رہے یہی مجھے  
و حال کو گائی اور خیال کرتے ہیں۔ جیسے جی کو کافی کام دینے ہیں۔ جس کو مستقل سوجھنا چاہیے مگر کبھی  
ذرا کام نہ لیا ہو گا۔

## معمول کو ملکوں کی سیر کرانیکا طریقہ

معمول کو کیا ملک میں چلنے کیلئے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اسے گری پر  
بٹھایا جائے۔ اور اس طریقہ سے بٹھایا جائے۔ کہ اس کے ذہن کو کد سے سیدھے دیں۔  
اور آپ خود ذہنی وزن کھڑے ہو جائیں۔ اپنے آنکھوں اور ذہنی قوت آنکھوں سے معمول کی گھنٹی کو  
آہستہ آہستہ سہلانا شروع کریں۔ اور بائیں ہاتھ سے اس کی گھنٹی کو چالیں۔ جس سے اس کو  
تکلیف محسوس نہ ہو۔ مگر پہلے جو آپ نے کر تلب۔ اس کو اس کے دماغ میں اچھی طرح بٹھا دو  
اس کو اس بات کا یقین دلا دیں۔ کہ میں تم کو جس ملک کی تو چاہتا ہے۔ سیر کروا دوں گا جہاں  
تم سب کچھ کر چکے۔ جو اور بین کی تلب ہے۔ تو اس کے دماغ میں قوت گردش کرنے سے رک  
ہو گا۔ یہ جاننا چاہیے۔ کہ انسان کے دماغ میں بنداری کے وقت جوں کا توں ہو جاتا ہے  
وہاں تک کہ اس میں قوت گردش کرنے سے۔ کہ وہاں تک کہ اس میں قوت گردش کرنے سے۔ کہ وہاں تک کہ اس میں قوت گردش کرنے سے۔

حسرت مند آئی۔ تو اس کے ذہان میں وہی خیالات گھوم رہے تھے جسکی تم نے اس وقت  
 کیے ہوں۔ لیکن تم نے اپنی وقت مہلت لیتی تھے اسکی آنکھوں کے خیال میں وہی نقشہ بنا کر کیا نہ  
 کرو۔ جس کا یہ خواہش تھا کہ غرور کی داشت ہے۔ کہ اس کو حالت خاص میں وہی نظارہ نظر آسکا  
 جس کا وہ غالب تھا۔ یعنی جس ملک کی وہ سیر کرنا چاہتے تھے۔ وہ ملک اس کو معلوم ہو گا۔ بلکہ وہ یہ معلوم  
 کر لیا۔ کہ میں اس وقت اسی شہر میں ہوں۔ اس لیے جس تم اس سے یہ سوال کر دے گا اس کا عین جواب  
 دے گا۔ تمام حالات یہاں لکھا۔ کہ کچھ آنکھوں کے خیال میں اس کو نظر آسکا۔ نہ ان کی مدد سے لکھنا چاہتا تھا  
 بلکہ یہاں لکھا۔ ایک بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کبھی کبھی یہاں کی جو یہاں تم سے کوئی خطی پتہ  
 رو جائے۔ تو تم شرمندہ ہو کر کہتے ہو۔ کہ میں نے اسے زیادہ مستندی سے کام کر دے گا۔ اس بات  
 غور کا یہ سبب چلو۔ یہ معلوم کر کے مت شرمناؤ۔ کہ رسول کو یہی خطی مکتوب ہو گا ہے۔ بہرہ نہیں مگر تم خط  
 خط میں کر دے گے۔ جب بھی یہ پتہ رسول اللہ کو برائے نام بھی محسوس نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ اس علم سے  
 ناواقف محض ہے۔ البتہ تم خود کو سلسلہ کر دے کہ وہ بارہا تم سے وہی خطی پتہ شرمندہ ہو رہا۔

## معمول کو میدان جنگ کا شاید الہی آنا

جب مال معمول پر وہی توجہ معقول کرتا ہے۔ و معمول کی آنکھیں مذہبی تو شروع ہوا تو اپنی  
 اور اس پر ایک غار سا چھایا ہوا ہے۔ اور معمول اس قدر غور کرتا ہوتا ہے۔ اور وہاں ہے۔ کہ اس کو  
 نہ حالت کے بہتر کر دیا جائے۔ بلکہ جبکہ وہ بہتر ہی حالت میں ہے۔ یہی نہایت اہم و عاقل  
 راحت بخش ہے۔ تم کو لازم ہے کہ معمول کو جیسا کہ اس کا پیشہ و فلاحہ کا اگر کوئی شخص دیکھیں  
 جائے تو اگر یہ مسرور ہو گا حال ہے۔ تو وہ تم سے کہہ دے گا۔ اور جو کہ تم کہتے ہو۔ مگر وہ اس سے بھی زیادہ کہہ دے گا۔  
 کہ وہ مستعد بنا کر کہہ دے گا۔ کہ معمول تم کو وہی گورنر کہہ دے گا۔ اور یہی بات کہہ دے گا۔ کہ معمول کی یہ  
 خواہش ہے کہ یہ میدان جنگ کا لٹا دے دیکھے۔ تو اس سے یہ دریافت کر لے۔ کہ کون سی جنگ کہیں ہو رہی  
 ہے۔ مگر کس وقت کی اور کس شخص کی کہہ دے گا کہ تم کو معلوم ہو گا کہ اس میدان جنگ کا لٹا دے گا۔ لیکن یہاں  
 عین نظارہ جنگ کا حال غلط ہو۔ لیکن لازم ہے کہ حال کو ایک چٹنگ پر راز کر دو۔ اور چٹنگ  
 وہاں ہا کہ معمول کے مسرور رکھ دو۔ افسوس کہ کبھی کبھی انکسین بند کر۔ میں تجھے وہاں میں رکھتا ہوں  
 مگر تو اپنی کھیل صرف اسی طرف سے کر کہہ دے گا۔ نظارہ جنگ دیکھ رہا ہوں۔ اور تمام شخصیت مسند  
 پر کھڑے ہو کر ہے۔ اس کے بعد کہ تم نے یہاں کو تمام جنگ سے پاک کر کے معمول کی یہ خواہش



ہے۔ وہ بھی نہیں۔ اور اعلیٰ عمل کے تہذیبی عادات چھوڑا دیں ہوں۔ اسکے بعد معمول کی آنکھوں کے  
آنکھیں اور معمول کو ہی سہی کی وجہ سے وقت معمول ہی پیش ہو جائے تو اسے خوب طور سے اس چیز کی  
پرانیوں کی طرح اس کے بعد اس سے روزانہ کم ہو جائے گا۔ اس چیز کا مستقبل طرز کردہ جبکہ  
یقیناً ہو کر کہ اس کی صورت کو مرنے والا ہو ملالہ فیہ تازہ دلائل و دلائل میں انسان

## عمل کے ذریعہ اعصاب کے سن کر دنیا

بہتر کو رد و قدم کے اگر آپ سوچیں کہ کئی اعصاب کو شکست دینا کا سنا چلتے ہیں تو ان کے  
بالکل عکس کے ذریعہ سن کر یہ سن کر کہ اس اعصاب کو شکست دینا مقصود ہو پاس کرنا شروع کر دے  
جائیں اس حسبہ اس اعصاب پر کہ مگر وہ اس پاس طرح اور کر دے کہ اپنے دلائل و خیال جاری  
کہ پاس سے کر دے اور یہ کرنا چاہتے ہیں غلبہ کو یکسو کر کے دس پاس اور کر دے کہ پاس  
کیس پر چاہتے ہیں۔ اس کے بعد اس کا اطمینان کر دے کہ یہ اطمینان عمل اور اطمینانیں معمول کو یقین  
ہوتی ہے یہ نہیں! اور اس کا اطمینان چکی کا سننے سے ہو سکتا ہے۔ اگر مضمون ہو گیا ہو تو معمول  
کو چکی کا سننے سے ہو سکتا ہے۔ چھٹا اطمینان چکی کا سننے سے ہو سکتا ہے۔ اگر مضمون ہو گیا ہو تو معمول  
کو چکی کا سننے سے ہو سکتا ہے۔ چھٹا اطمینان چکی کا سننے سے ہو سکتا ہے۔ اگر مضمون ہو گیا ہو تو معمول  
کو چکی کا سننے سے ہو سکتا ہے۔ چھٹا اطمینان چکی کا سننے سے ہو سکتا ہے۔ اگر مضمون ہو گیا ہو تو معمول

## پھٹری کو سانپ بنا دینا

ایک فکری میدان میں ڈالو۔ اور معمول کو کہو۔ اپنی آنکھیں اس کی طرف دیکھتے ہیں تو کر دے  
اور ٹھکی یا نہ ہو کر دیکھتے۔ بعد میں یہ خیال جاتے۔ کہ یہی فکری اب سانپ بن کر چلے لگیگی  
اور صرف یہی اس کو ہی پر ٹھکی لگا کر دیکھو۔ سادہ و دل میں اس خیال کو مگر دو۔ کہ میں اپنے عمل کے  
نور سے اس فکری کو اپنے معمول کو سانپ بنا کر دیکھتا ہوں۔ اور یہی وقت مضامینی سے بھی  
اس کو ہلا دوں گا۔ اور یہ سانپ کی طرح چلے گی۔ اس کے بعد یہ عمل اپنے پڑاؤ کیسے کہیں تیر پر لھو۔

ایو نہیں ملز سیاہ وشت از پیداشت

تہذیبی عمل جو وقت قسم ہو گا۔ مگر معمول میں فکری کو سانپ کی طرح چلتا ہوا ہو گا

اور اس سے خود کفایت۔ جہاں کے سوا باقی سب کو فکری معلوم ہو گئی۔ مگر معمول







# حیوانات کی تسخیر کا طریقہ

حیوانات پر ہندیا ندر پر تجربے پہلے تجربہ کیے جاتی گئی۔ گائے۔ بھینس خوب ہے۔  
ان جانوروں پر خوب مقناطیسی طاری کرنا بہتر ہوگا۔ اس سے اس بات کا بھی خوب موقع ملتا ہے  
کہ عامل نفس بنیادی نہیں۔ بلکہ عامل کا عمل خود پڑتا ہے۔ اس میں دھوکہ خریبہ ہرگز نہیں ہے  
جو لوگ اس عمل سے واقف ہیں۔ وہ دل ہی دل میں اس کا مزہ لیتے ہیں۔ مگر وہ دوسروں پر غلامی نہیں  
کرنے یا کچھ بعض اوصاف نے عمل سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے بعض انسانی ہندوی کے خیال  
سے اس فن کی کتابیں شائع کی ہیں۔ مگر ان کی عبارتیں اس قدر طولی طویل ہیں کہ جیسے مطلب قوت  
پوچھا ہے ہم نے ادل تو ایچ کتاب میں بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر جو کچھ باقی رہ گیا ہے۔ وہ انش اللہ  
اس کتاب کے دیگر حصہ میں تاویس کے ساتھ بہت جلد بشرط حاجات پیش کر دیتا۔ ان دونوں حصوں  
کے مطالعہ اور عمل سے انشاء اللہ آپ پورے سرسبز کے عالم پوچھا جائیگا۔ ۲۔ حصہ اس کے سبب سے  
ہیں۔ کہ ایک حصہ میں پورا حصہ نہیں آسکتا۔ اس قدر طولی مضمون جو ہم نے بہت ہی مختصراً  
کے لکھا ہے۔ مگر ہر سبھی ایک حصہ میں چھوڑ کر دیتے ہیں۔ ۳۔ حصہ کے لئے  
اور دونوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ ۴۔ اس قدر طولی اور طویل ہے کہ اگر بڑے معنے والا لکھنا چاہتا ہے  
آخر میں بعض ذرا بابت کچھ بھی نہیں آتا۔ اگرچہ لائق مفسرین نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت  
کا باقی نہیں رکھا۔ مگر چونکہ اس قدر طولی مضمون کو بہت ہی بڑا معلوم ہوتا ہے۔ لہذا لکھنا کہ کتاب مکمل  
دونوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم نے ان سب باتوں کو پیش نظر رکھ کر یہ دو حصہ لکھے ہیں۔ امید ہے انشاء اللہ  
تاویس کے مطالعہ سے خوش رہیں گے۔ احمد بھائی محنت کی داد دیں گے۔

آدم بڑے مطلب

چند منٹ آپ نظر جاکر ایک جی کی طرف دیکھو۔ اگر بی کارنگ سیاہ ہو۔ تو اور بھی بہتر ہوگا۔ اسکے  
بعد اس کرد۔ تو اس پر خوب مقناطیسی طاری ہو جائیگا

## معمول سے خزانہ یا دقتیہ معلوم کرنا

عامل اس کے خوب مقناطیسی کے اثر سے بیہوش کرے۔ اس کے بعد اس کی آنکھوں  
کو سرسبز پائوں کر۔ اس کے خیال کو اس کے پاس لایا جائے۔ کہ میں اپنے معمول سے

دینہ معلوم کر دینا۔ مگر مول کو اس راز سے آگاہ نہ کرے۔ کہ کسی کام کیلئے اس کو بیرون کیا گیا ہے۔ جب یہ کام کر چکے۔ لاہور سے سوال کرے۔ آیا جو جگہ اس کے خیال میں خزانہ مدفون کا گمان ہو۔ مول سے اس طرح دریافت کرے۔ کہ تیلے عالم باطن کے سیر کرنا خواہے مول اس جگہ کیا چیز ہے۔ اگر اس جگہ دراصل دینہ یا خزانہ ہے۔ تو مول فوراً متباد لگا۔ ورنہ جو اب بھی نہیں ملے گا۔ کہ اس جگہ کچھ نہیں ہے۔ جو کچھ مول بیان کرے۔ وہ بالکل درست اور صحیح سمجھنا چاہئے۔ اس میں فراموشی کا اور شک کی گنجائش نہیں ہے۔

## ہینٹنٹرم یا کلپراہٹنٹن روشتنصیری کی بیان

کاہیانی اور محظوظی سی کوشتنٹن سے ہینٹنٹرم کرنے کیلئے تمام صفات کی ضرورت ہے۔ جو محرک اثر میں عامل سمیرم میں ہونی چاہئیں۔ اس کے احکام ناطق مستقبل اور مضبوط ہوں جس سے مول پر اپنے خیالات جاسکے۔ ہینٹنٹرم کا رومنی راز ہے۔ کہ مستقبل ارادے سے دیوینہ منشا تک گنجی آپ شے کی طرف دیکھا جائے۔ اس میں زمانے میں غلبہ بھی ایک ہی خیال پر قائم رہے۔ **سرفراز شاہ** **روشتنصیری** جو جہاں اہل اسلام اور اہل ہندو کے مودیتہ طریقہ سے اکثر سیر کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کو روشتنصیری ہو جانا کرتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ وہ لوگ یہ قاعدہ استعمال کرتے ہیں۔ کہ ناک کے پاس سے گونظر ہمارے جینے کی پراپت کرتے ہیں۔ اور واقعی یہ ایک پراپت طریقہ مانا گیا ہے۔ اس طریقہ سے اکثر تیز جس لوگ روشتنصیر ہو جانا کرتے ہیں۔

مول کو سمجھا دیا کرتے۔ کہ اس شے کی طرف توجہ فور سے دیکھئے۔ بلکہ دیکھنا ہے۔ جو کلپرا چیز اس کے ہاتھ میں تھے۔ دیکھ کر اسے۔ اس کا اثر یہ ہو گا۔ کہ اول چشیاں گھڑنی ہونے لگیں گی۔ اس کے بعد پھیلنے لگیں گی۔

جب اس حالت کو کچھ عرصہ گزر جائے۔ اور مول کی آنکھوں سے مٹھو گئی کے آثار ہو جائیں۔ تو اسے مٹھو گئی کی اول درجہ دیکھ دیاں پڑا پھیل کر اور علحدہ علحدہ کر کے اس چند ارشے کے خرب سے مول کی آنکھوں کے پوٹوں کے پاس بے جا ڈھنڈی غالب غالب ہے۔ کہ اس کی آنکھیں بند ہو جائیں گی۔ اور اگر شاید کھلی رہیں۔ تو ہم دوبارہ وہی عمل کر کے مول کو پراپت کر کے اس کے مٹھو گئی کی آنکھوں کے پاس لاؤں

تو فضا انگھیں بند کر لیا۔ مگر اس سے قبل مراد نے جس کے ساتھ جگہ دار چیز کی طرف دیکھتے رہتا  
 مذکورہ صدر طریقہ سے ناظرین میرا مطلب تو ضرور سمجھ گئے ہونگے۔ مطلب یہ ہے  
 کہ معمول اس شے کا خیال مراد یا لم رکھتے۔ لیکن مہرعلت میں غزوی نہیں ہے مہرعلت  
 داخل کا یہ اس وقت کا جس میں وہ داخل ہے۔ مہرعلت خیال میں وہی کام دیکھنا کرتا ہے  
 ہمارا ذہن بالترتیب قریب ہے۔ کہ ہم اپنے معمول کو کسی پر مہلک کراد کوئی جگہ مہرعلت  
 ہاتھ میں دیکھ کر اسے محکم کرتے ہیں۔ کہ اس کو مراد سے دیکھتا رہتا ہے۔ اور اس نے سوا کوئی کھڑ  
 خیال اپنے دل میں نہ آئے فے۔ اور نہ یہ کہ وہ سے اس چیز کی طرف نگاہ نہ دیکھتا ہے  
 اس کی طرف نظر نہ کراد طرف نہ دیکھتے۔ نہ کوئی فضول خیال اپنے دل میں آئے مے  
 نہ وہ کسی سے سوال کرتے۔ نہ کسی کو جواب مے۔ مہرعلت میں طرف مہرعلت رہتے۔  
 چند منٹ یہ پیش کرنے سے اس کی انگھیں بند ہو جاتی ہیں۔ اور ایسی بند ہو جاتی ہیں کہ  
 باوجود ہزار ہزار کوشش کے بھی نہیں کھلتی۔ اگر اس وقت میں معمول سے کچھ ہوں مگر  
 تمہاری انگھیں کھلو۔ تو یہ وہ نہیں کھول سکتا ہے بلکہ میں نے اس کا کہا کرتا ہے ہاتھ  
 کہتا ہے گھٹنوں سے چپکے چپکے اس کے سر کو اٹھا کر وہ معمول ہے۔ انکو ہلک کر شکل بہت کوشش  
 کہ مگر داخل نہ ہوئے۔ اس کی دھمک رہتی ہے۔ کہ اس کو لہو لہو دلا دیا کرتا ہے۔  
 کہ کہا ہے ہاتھ جو کہ چپکے چپکے ہیں۔ اس نے اب انکا لہو لہو دلا دیا ہے مگر اس سے کہہ کہ ناگر  
 ہے۔ ہم اس سے مزید بات چیت کر رہے ہیں۔ اور ہر جہہ معلوم کر رہے ہیں۔ کہ آیا کوئی  
 نئی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ پھر ہم اسکا ہاتھ اٹھا کر اوپر سے چھوڑ دیتے ہیں  
 وہ ہاتھ اٹھ دیا ہے مہرعلت۔ کہ چھوڑا اور مگر۔ اور جس طرح گرا۔ اس طرح رہ گیا  
 جب ہم نے اس کی انگھوں کو ہلک ماری اور یقین دلا دیا۔ کہ اب وہ ہاتھ اٹھ دیا ہے۔  
 تو درمیان سے انگھیں کھول دیں۔ لیکن انگھیں کھول دیں گے کہ وہ بھی کچھ مہرعلت ہے۔  
 مہرعلت کی کیفیت اس پر آ رہی رہتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کیا منت تھا کہا ہے  
 اس کے سوا ایک انداز طریقہ ہے۔ یہ بھی میں اکثر استعمال کرتا رہا ہوں۔ یعنی طول  
 کہ طول وہ کسی طرح کا ہو۔ کہ کسی پر مہلک کراد سے کہا۔ کہ تم سوچا جانے کی کوشش کرو۔ اور  
 سمجھا ہے اس کے کہ کہ کوئی نہ دے جائے۔ اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آئے وہ۔ اور  
 اسی میں مہرعلت ہو جائے۔ کہ اس میں مہرعلت ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مہرعلت ہو جائے۔



کہو لہذا بعد دیکھو کہ کیا خواہش ہو تو فراموش نہ کرو کہ میں نے کیا ہے۔  
 معمولی دیکھیں کہ کونسا مانتی میری ہیکھیں بے باکوشش سے کون گھٹیں۔ ہاں دیکھو  
 کہ پتلا خرگوش ہے۔ آپ نے ہی دیکھا۔ اسکا چشم کتنی نرم اور سفید ہے۔ (پتلا کرنا)  
 پیار سے ناظرین۔ فرض بات یہ ہے کہ انسان کے خیال کو خدا نے بہت بڑی قوت  
 دیا ہے۔ مبالغہ آپ کوئی خیال کرتے کرتے سر جھوٹ۔ تو وہی صورت خواب میں جسم  
 آپ کو نظر آتی ہے وہی حالت ہمدردی کے خیال کی ہے۔ اگر آپ کی مشق بڑی ہوگی ہے  
 خواب ہمدردی میں بھی وہی حسن تھا بہ کر سکتے ہیں۔ جو خواب میں اصل جیسا انسان کا  
 خیال اور قوت مقناطیسی ہے۔

پس یہ عمل سیر سے تجربہ کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں زندگی کے ساتھ ان کے ساتھ  
 کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر آپ کی مشق مدست ہوگی۔ تو کبھی خیال نہ کریں گے۔ لہذا آپ کو  
 میگوشتش کریں۔ کہ آپ کی مشق سوا ہوگی جائے۔ اور وہ ذہن پر کشش بڑھ جائے۔ اس  
 ہے کہ آپ کو سوتے خود بخود دیر سے بچتے نہ دلائے۔ میری بات کا یقین تجربہ سے  
 ہر جا ملے گا۔ اور آپ خود بخود محسوس کرتے چلے آئیں گے۔

## گم شدہ چیز یا شخص کا پتہ لگانا

شگ جہی کی چیز کا پتہ لگانا۔ کسی شخص کو پتہ لگانا۔ یا مفرد یا قاف کا پتہ لگانا  
 وغیرہ وغیرہ دریافت کرنے کا طریقہ۔ مول پر خواب مقناطیسی قادی کر کے اس سے  
 دریافت کرے۔ کہ آیا غلط شخص جو مفرد ہے۔ کہاں ہے۔ کیونکہ دستیاب ہوگا  
 یا غلط چیز جو کسی جگہ ہے۔ کیونکہ مگر مگر۔ یا غلط چیز کا جو کہاں ہے۔ تان کہاں مگر مفرد  
 ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب مولی خواب میں خوب دقتی طرح مفرد ہر جائے۔ اس وقت مول  
 کو نذر ہے کہ اپنے مطلب کا سوال کرتے۔ خواب قادی کرنے کا طریقہ وہی ہے  
 جیم اور بیان کرنا ہے۔ کوئی نئی بات اس میں نہیں ہے۔ وہی کہہ کر دے جاتا ہے  
 مفرد خواب قادی کرنے وقت ہی خیال کرنا چاہئے جس کے لئے خواب قادی کرتے  
 گئے ہو۔ تب کہہ کر کہ وہی خیال کر دے۔ مول کو اس راز سے آگاہ نہ کر دے کہ تم اس  
 سے کیا بات دریافت کر رہے ہو۔ تو وہی خواب قادی کر کے نہت نہت چند

راز کی باتیں دریافت کر دینگے۔ اور تم بہت جلد ہی سکھ کر گے۔ اور تم سے بیہوش ہو جاؤ گے۔  
 اگر خدائے تعالیٰ نے تو تم بھی سولے کی کوشش کرنا۔ اور سوچنا۔ بکد سوائے سولے کے  
 اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آنے دینا جبوقت میں عمل شروع کروں۔ تم بھی یہ خیال  
 کرنا۔ کہ اب مغرب تم پہنوش ہو جاؤ گے۔ اور تمہیں اپنے حق پران کی ہوش باقی نہ رہے گی۔  
 اور دوردراز ملکوں کا حال میں تم سے دریافت کر دینگا۔ جو تم مجھے بتاؤ گے۔ مگر تمہیں کسی  
 مطلق طریقہ نہ ہوگی۔ ایک یہ کہ عمل کے ایک ہی وقت میں کئی سوال کر دو۔ صرف  
 ایک سوال سے ایک ہی سوال کر دو۔ جو سوال کر دو گے۔ سوال جواب بھیک دینگا۔ ایک یہ  
 بھی خیال رکھو۔ کہ جس چیز سے یا سوال سے سوال لغت ظاہر کرے۔ دو بار وہ سوال  
 مت کر دو۔ اگر عمل بیدار ہونے کی درخواست کرے۔ تو وہ کو یقین دلا کر بیدار کر دو  
 اگر وہ کر دے۔ تو سوال بتا رہے جب نشا اور یح جو اب دینگا۔ اگر اس کے خلاف  
 کیا۔ تو جواب تو دینگا۔ مگر وہ مطلقا ہو گئے۔ جو بیکار ہیں۔

## تمہارے دل کا حال بتا دینا

میں قیاد کی مشق کر دو۔ لیکن کسی شخص کو کہو۔ اس کے دل میں کسی چیز کا نام مقرر کرے  
 بعد تم اپنی قوت مقابلہ کی طاقت سے بعد مراقبہ اس کو بتا دو گے۔ مگر تو نے  
 کوئی نام نہیں لیا تھا۔ پس اسی طرح مشق کو بڑھاؤ۔ اگر تم نہ بتا سکو۔ تو گھبراؤ نہیں  
 بلکہ مشق کر کے جاؤ۔ چند روز میں تم کو اس بات کی عبادت ہو جائے گی۔ کہ تم نے فنا کیسی  
 کی حد سے دوسرے کے دل کا حال بتا سکو گے۔

## دوسرا طریقہ

میں کسی محفوظ جگہ بیٹھو۔ اور چار شخصوں کو کہو۔ کہ چار باتیں الگ الگ اپنے دل  
 میں مقرر کر دو۔ ان باتوں کو ہی مقرر کر دو۔ مثلاً وہاں پہنانشی (۲) کیوں کیوں  
 دیرا۔ وہاں مجھے نیسا۔ (۳) کے جو تھا۔ تمہارے بتائے بغیر چاروں شخص ایک ایک  
 بات اپنے دل میں مقرر کریں۔ بعد میں تم اپنے قیاد پر دیر دیکر بتاؤ۔ چار میں دو  
 باتیں ہو سکتی ہیں۔ اگر تم نے مشق کر لے۔ بتاؤں گا۔

## آسیب زدہ انسان کا علاج

پیارے ناظرین! دراصل آسیب کوئی چیز نہیں۔ یہ صرف لغویات ہے۔ لوگوں نے ہاتھ بٹول بات کو مشہور کر دیا ہے۔ روزہ آسیب کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ جو کچھ ہے۔ سب متافسی وقت کا اثر ہے۔ جبکو مسرت و کام کا عامل بذریعہ یاس و ذکر کے اندر لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خیالی صورتیں آسیب زدہ کو نظر آتی ہیں۔ اسلئے مسرت و کام کا عامل سے رجوع کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں آسیب کوئی چیز نہیں ہے۔ اگرچہ تو بار بار آجک کسی نے دعوت یا آسیب آنکھ سے بھی دیکھا یا پرسی کسی کو نظر آئی۔ جس کا جواب یہی ملے گا کہ بندہ لوگوں سے مایا ہونے کے بعد میں پڑھا۔ پیارے دوست! یہ سب بناوٹ ہے۔ جو شخص آسیب زدہ ہو۔ اس کے مشہور و معروف کا جو مریخ اور سی ہوا ہوں۔ تو شر و جہاد و دشمن آسیب کیسے بندھ سکتا ہے۔ اگر آسیب ہے۔ نو وہ مریخ کے باپ کی بھی بڑا۔ نہ کر کے قائم رہے گا۔ اندازہ بناوٹ ہے۔ تو میرے کانامہ میں کہ جان کھل جائیگی۔ اور تندرست ہو جائیگی۔

یہ بناوٹ اکثر عورتیں زیادہ کرتی ہیں۔ جس لئے انہیں مانو نہ یا لواحقین کو دکھ دیا اور ستانا منظور ہوتا ہے۔ آپ بھی اس دھوکہ میں نہ آئیں۔ بلکہ فوراً علاج مذکورہ سے اس آسیب کو ٹھیک کر لیں۔ مریخ کو اس دھوکے سے چھڑا دیں۔

## حب اپنے پر فریفتہ کرنا یا مرضی کے موافق کام کرنا

جب طبیعت مطمئن ہو۔ اور قلب کیسے ہو۔ تو حوالہ کر کے کہ مکتوب حاضر ہے۔ اور اس کی تصویر کو تمہیں مذکور کے خوب پہن کرے۔ اور اس سلسلہ کو مریخ تک خیال میں رکھے۔ جب بقدر فریفتہ ہو جائے۔ تو اسے بھی کھڑے ہونے اور کھینچنے کا حکم کرے۔ جب حسب منشاء کام ہونے لگے۔ تب مذکور سے خود ہمیشہ کرے۔ کہ محبوب جہاں ہو۔ حاضر نہ ہو جائے۔ یا اگر حاضر ہو۔ تو بیٹھ جائے۔ پھر تہذیب کرے۔ کہ اس کی کیا اثر ہو جائے۔ تو پھر کوشش کرے۔ پھر کوشش کرے۔ اظہار مذکور کا مایا بی

نکری من کر نیے کھلے دھب کا یہ عمل بھی ہے کہ جب تمہارا مطلوب کہیں جا رہا ہو  
 اس کی پشت پر نظر جاؤ۔ اور کوشش کرو کہ وہ طیارے - یا کھڑا ہو - تو بڑھ جائے  
 یا چل پڑے۔ مہلت خیال کرو۔ تو قلب سے خوب بند رہنا پڑے گا۔ اور کوشش کر کے  
 یہ عقد کرو کہ خود مایا ہو گا۔  
 اسی طریقے سے اسے اپنے زلفیہ بھی کیا جاتا ہے۔ یہ سب خیال سے متعلق  
 ہے۔ سب خیال اور نظر کا تسلسل ہے۔

## جادو کا چھل

لک کے پانی سے ایک تالا تر کر کے اس میں ایک ہلکا سا چھلا باندھ کر شکا  
 دہ یا درڈر سے کوما میں سے جلا دو چھلا معلق ہکا رہ جائیگا۔ اوستا کا بل جائیگا  
 گرو اس کو حرکت معلق نہ دیں۔ ورنہ خراب ہو جائیگا۔

## آندھی میں چراغ روشن ہے

لک میں کر من نکلیے پر ہر اک رو۔ اور اس کے گرد سے کسی کے گرد بیٹھ دو۔  
 درم میں کو مدغم کر دو۔ آندھی سے بھی نہ کھینگی۔ سمت آندھی میں جلتی رہیگی

## رات کو سورج دکھانا

لڑے ک نندھی تل کے ست کوڑے سے تھکھٹا میں اسی قدر شال کا منقوش لال دیں  
 اور قدر سے خون بھرنا کاجھی میں میں ملا دیں۔ خود مزاج کسی برتن میں ڈال کر  
 اس کو صوب میں ٹکا دیں۔ اس سے ایک نیم کے گڑے سے چھل پر جائیگے۔ ان کو ایک دوسرے  
 برتن میں ڈال دو اور زردی بیض سرخ ان گڑوں کو کھلا دو۔ اخیر میں کھائے تو کچھ  
 نہ دو۔ جب وہ بھوکے ہونگے۔ اور کھائے تو کچھ نہ پائیں گے۔ تو ایک دوسرے کو کھائے  
 جائیں گے۔ آخر کھاتے کھاتے ان میں ایک رہ جائیگا۔ اسکو تھپا کر دھوپ میں خشک کرنا  
 جب خشک ہو جائے۔ تو اس کو بیس کر ایک بڑے سے پیالہ پر لپیٹو۔ اور اس پیالہ کو  
 اندھیرے میں رکھ دو۔ اور صبح میں ایک ساہمہ لال دو۔ دین میں



اس مکان میں مدد کی کل کی دعوتی دو۔ جس سے وہ مکان کسی قدر سیاہ ہو جائیگا۔  
 ازاں جب ہی جلد کھانا منہ رو ہو۔ تو طاق سے پردہ ہٹا دو۔ وہ پیالہ سورج جلوان  
 ہو گا۔ اگر وقت رات کا ہو۔ نہ بخشنی مطلق نہ ہو۔ تو بہت اچھا معلوم ہو گا۔

## دنیائیں فرشتے

بیر کی انگلیں شیخے بھر میں ہی سنت روز تک قشریہ کر کے اور دفن زخرف میں  
 ملا کر اس روٹی کی بٹی روغن کر دو۔ مکان میں جلد آدلی ہو۔ سب فرشتے معلوم ہو گئے۔

## ایک عجیب و غریب اسم

ایک سی پرجہ موت کی نبی ہو۔ اور کنواری لڑکی نے اس کو کاتا ہو۔ ایک لاکھ  
 دفعہ اسم یا اس زلفیں بیکار نیل۔ مژدرا نیل بر ہو۔ اور اگر دکان تے جاؤ۔ سو گرو لگا کر  
 چھوڑ دو۔ اور ہر اتوار کو اسے خرگوش کی نیکی کی دعوت دی کر کو۔ جب تک کام نہ  
 آئے۔ روزانہ دعوتی دیتے ہو۔ سرور اللہ صحت کی سنی کاتا ہو۔ بد روزی مرد پر  
 کے کاتا ہو۔ جس جگہ تھپاری دشمنی ہو۔ اور وہ کاتا ہو۔ نامحسوس ناسخ رہی ہو۔ تم اس  
 رسی کو چاقو سے کاٹ دو۔ طوائف کا گریہ فراموش جا ہو گا۔ اور وہ برہنہ ہو جائیگی۔

## عورت کی لیٹان غائب کرنا

اگن میں روز تک یا امیر یا ابراہیم کا نام روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور کنگلی  
 باندھ کر کسی چیز کو دیکھتا رہے۔ اندھا فریب پاؤں کی چھتلی اسکو دکھا کر سنی بند کر کے  
 اتھا لیس روز میں جب خوب شفق کر گئے۔ تو پھر کسی خدمت کے پاس جا کر اسے اپنی بہن  
 دکھانے سے پہلے کہیں مرتبہ اسم یا امیر روٹ میں پڑھ کر اس کو چھتلی دکھا کر سنی بند کر لے  
 پھر نظر اس کی پٹان کی طرف جائے رہے۔ وہ دل میں یہ خیال رکھے۔ کہ میں سنی تین  
 اپنی سنی میں بند کرنے لگا ہوں۔ خدمت اسے دکھا سنی بند کر لگا۔ اس کی لیٹان ایک  
 کھنکا۔ ایک ہو گیا۔ بد روزی ایک یا اتے سے ایک بد روزی سے دعوت فرشتے ہو جائیگی  
 اور جب ایک ہی ہو کر ہو گا۔ وہ ملک میں خدمت کے فی ہر نہ ہو گئے سنی بالکل مٹ جائیگی

جس رو کا آئینہ نام ہے۔ اسی طرح رو کا طعنے بھی قابض رکھتا ہے اسی طریقہ سے عمل ہی ہے حرف خیال کا فرق ہے۔ اور ٹوٹا اور نڈکرا کا یہ ہم میں بڑھانہ پڑ گیا۔

## فورا درخت لگانا

تخم کوسم کے تیل میں عسلی و فیرہ جوڑے درختوں کے تخم ملا کر مٹی کے برتن میں ملائیں۔ اور مٹی کو مٹی میں گاڑ دیں۔ ابتدا طور روز کے لوند نکال کر اسیں، مینا طے سے رکھ دیں۔ جب تماشا دکھانا مقصود ہو۔ لہن کو نکال کر معمولی تخم کی مانند مٹی میں دفن کر دیں۔ بہت جلدی میں سبز درخت پیدا ہو جائیگا۔

## بھول کا رنگ تبدیل کرنا

روشا در اور چوڑے ٹھکر بھول پر مل دیں۔ فورا اسل تاثیر سے بھول کا رنگ تبدیل ہو جائے گا۔

## دیگر سی رنگیبا شاہ ماجہ

جس پر لکانگ بہ نام مقصود۔ اسکو گنہ حک کی جھون دو۔ فورا رنگ اس بھول کا تبدیل ہو جائیگا۔ اس کی شگفتگی میں مطلق فرق نہ آئیگا۔

## تبدیل شدہ بھول کو اصلی رنگ پر لانا

وہ بھول کو تھوڑا دیر پانی میں ڈال دینے سے اصل رنگ ہو جائیگا۔

## اگ سے ہاتھ نہ چلنا

روہینڈک کی جڑی۔ ایوینا۔ فرق پیاز۔ تینوں چیزیں جوڑن نیکرا اپنے ہاتھ پر لے کر۔ جس اگر تخم اپنے ہاتھ پر رکھتا ہو لگانا یہ بھی رکھ لوگے۔ تو یہی تیار رہا۔ ہاتھ مطلق نہ چلیگا۔ بلکہ معلوم تک نہ ہوگا۔

آگ پر کڑا نہ علی

پیکوڑی اٹھانڈے کی سفیدی میں کڑے کوڑے کے خشک کرلو۔ اور نمک کے پانی سے دھو کر خشک کرلو۔ پھر آسے خیرت تماشا کرنا ہو۔ بلا خوف اس پر فالو۔ آسے آگ سے ہرگز نقصان نہ ہو چھینکا۔ آگ اس کڑے کو چھلکا سکیگی

خفیه تحریر

نوشادر کے پانی سے خط لک کر خشک کر لو۔ خشک ہونے کے بعد سفید کاغذ  
سادہ نظر لگائے گا۔ جس وقت پڑھنا مقصود ہو۔ آگ کے سامنے کر دو۔ سب حرف  
نمودار ہوجائیں گے۔ جیسے سیاہی کے کلمے ہونے میں ہیں۔ یہ طریقہ پوئیدہ خط  
لکھنے کا ہے۔ جس سے راز کی بات کوئی غیر مخلص سمجھ کر اس سے فائدہ نہ اٹھا  
سکے۔ مقرر محفوظ ہے۔

خود بخود بیندک سدا متویش

ایک بڑے بنگلہ کو دار فک کر لو۔ جب وہ خوب اچھی طرح سرکہ خدے۔ تو  
مکوسوں کو اس کی ہر جگہ۔ اس میں کو خدافت سے مکہ چھوڑو۔ جس میں بارش ہو اس  
میں کو مکان کے مین میں رکھ دو۔ جب بارش ہوگی۔ اور بارش کی بوندیں اس میں  
پڑیں گی۔ تو اس میں سے ہزاروں کی تعداد میں جھولی جھولی مینڈکیاں پیدا ہو کر ادھر ادھر  
اچھلتے لگیں گی۔ جس سے دیکھنے والے کو سخت تعجب معلوم ہوگا۔ کہ مٹی میں سے کس طرح جاندار

اگر کے بغیر منہ سے نکالنا

محل بابیک پیکرونی بنیاد پر رکھو۔ لوندیک جس محل پر رکھو کہ کشتی پر رکھو کہ اپنی مٹھی پر جس کو  
گھائی ہو کچھ جس۔ رکھو۔ بتائی کہ شکر کے محل پر رکھو کہ زرد سے جو رنگ ملے۔ تیار سے منہ کی ہوا سے  
رنگ لڑکھس جو ہم رنگ جس سے بہت بڑے بڑے گل لکھنے لکھنے۔ دیکھنے یا میکو پر حوم ہوگا  
کشتی پر رکھو کہ شکر کے محل پر رکھو کہ زرد سے جو رنگ ملے۔ تیار سے منہ کی ہوا سے  
رنگ لڑکھس جو ہم رنگ جس سے بہت بڑے بڑے گل لکھنے لکھنے۔ دیکھنے یا میکو پر حوم ہوگا





## آنکھ کی بیماریوں کا علاج

عالم کو لازم ہے۔ کہ مریض کو لٹا کر سونے سے دو ذرہ بڑھ کر سہ۔ تمام چیز پر ہاتھ پھرتا ہوا آنکھوں تک لگائے۔ اور آنکھوں سے ہٹا کر پھر ہاتھ سے ہٹا کر سرنگ لے جائے اور پھر ناک سے پھرتا ہوا لے جکر رخسار سے ہٹا کر سر کے جھبک دلوے۔ اس طرح ہفتہ تک کرے۔ اور بغیر ہفتہ لڑائی ہاتھ سے کام کرے۔ اس کے بعد آنکھوں پر کیمین بارینگی سے مشاہدہ کرے۔ پھر زمین پر سات ٹکریں نکال کر مریض کو کہے۔ کہ ان ٹکریں کی طرف فور سے دیکھو۔ اور خود اسم کیا آؤب بہ آواز بلند پڑھے۔ اس کے بعد حکومت کے لیمپ میں مریض سے دریافت کیفیت درد کی کرنے۔ اگر مریض بتائے۔ کہ ابھی کچھ باقی ہے۔ تو دوبارہ عمل شروع کرے۔ اس مرتبہ مریض ضرور کچھ گا۔ کہ آرام ہو گیا ہے۔

## سینٹ کی بیماریوں کا علاج

مریض کی آنکھیں کرا کر پت لیں۔ پھر عالم کو لازم ہے۔ کہ ابھی ہاتھ سے سیدھے ہاتھ کو بائیں طرف ادبائی ہاتھ کو سیدھی طرف مریض کے منہ پر پھراوے۔ اور آغیز میں ناف تیرا کر پکڑ دیکرے۔ جب سنٹ تک سیدھا ہاتھ چلائے۔ اور چار منٹا نکات لڑیاں مکمل دس منٹ تک عمل کا دور کرے۔ اس کے بعد مریض کو کہے۔ کہ ایسے ایسے دس سانس لیے۔ ایک لمبا سانس سے کیفیت دریافت کرے۔ ضرور آرام ہو جائیگا۔

## دست پاؤ گولہ بڑھتی مریض کا علاج

مریض کو اونٹن کا کر دس منٹ تک اس کی کمر پر اپنی ٹانگی سے لٹاتا فوج یا کر قبیح یا تنبیح کا اسم کہے۔ سیدھے ہاتھ سے دو منٹ اور لڑنے پھرتے ہاتھ سے تین منٹ اسم کہے۔ اور مریض کو تعین دلائے کہ ضرور تجھے آرام ہو جائیگا۔ اس کے بعد اسم فوج کے تعین تک پھر دس سے دریافت کرے۔ کہ تب تو بیمار سے مرض کو آرام ہے۔ جبکہ فوج سے پھر دس سے دریافت کرے۔ کہ تب تو بیمار سے مرض کو آرام ہے۔

## قلبی امراض کا علاج

سینہ کے دور اپنے ہاتھوں کو عالی سے طرح رکھے۔ کہ دونوں انگلیوں کی پشت  
پایم علی رہے۔ پھر ہاتھ سے لطف و میزہ کی صورت میں اس طرح دور شروع کرے۔  
کہ دونوں انگلیوں کے درمیان میں جگہ رو جائے۔ جسے کہ دونوں راتہ راتہ ایک دوسرے کی  
سیدھ میں جو بائیں۔ پھر دوسری منٹ تک عمل دور ختم کر کے دس منٹ تک لڑاں بائیں  
سے عمل کا دور کریں۔ پانچ مرتبہ سینہ بزدل کر میں۔ اور سات مرتبہ مریض سے سانس  
کھینچ کر خارج کر میں۔ پھر دریافت کریں۔ آگشا راتہ مریض کیسے لگا کہ بالکل تمام ہے

## امراض جگر

عالی کو لازم ہے۔ کہ مریض کو کرڈٹ سے لٹا کر آپریشن کی دامن طرف بیٹھ جائے۔ اور  
سیدھے ہاتھ سے جگر کو سہانا شروع کرے۔ اور زبان سے اسم نیا وارڈت بویہ  
بڑھتا رہے۔ دونوں انگلیوں کو کھل کی انگلیوں سے اور بائیںوں کو انگلیوں سے اور  
کمر کی انگلی کے ناف کو لپٹ سے۔ تاکہ بالائی حصہ سے لپٹے پھر ستر دس منٹ تک دکر کریں  
دس مرتبہ اسم بکر مردم کریں۔ اس کے بعد مریض سے دریافت کرے۔ کہ وہ کیا حالت  
ہے۔ اگر وہ کہے۔ کہ ابھی کچھ صدمہ دکھا جاتی ہے۔ تو پھر دوبارہ دور شروع کرے  
جب مریض کہے۔ کہ اب میں درد نہیں ہے۔ اس وقت تک عمل تمام کرے۔

## حلق کے متعلق بیماریاں

حلق کی تمام بیماریوں میں سوزش کا سونا یعنی اور لانی ہے۔ اور شگلا دہ۔ غلٹی۔  
ذات الحنج۔ خناک و میزہ وانیہ اسکا علاج یہ ہے۔ کہ مریض کو اپنے مقابل میں ہاتھ کر  
خود اس کے سر کے قریب بیٹھ جائے۔ مریض کی آنکھیں بند کرادیوے۔ اور دونوں  
ہاتھوں سے گلے کے فریجک۔ سینے جگہ اور سینے سے پیش کے بائیںوں تک عملی دکر کریں۔  
اور دکر کرتے وقت دابنے ہاتھ کی بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو دوسری طرف لٹک لٹک کریں۔  
۱۵ منٹ اس طرح کر کے پھر دکر کریں۔ اگر مریض کے سوزش کم ہو جائے۔

قریبات بار ہوئیں۔ بعد ازاں دو ہفتہ تک لرزاں دور کر کے مریض سے کہیں کہ گیارہ سالیں پہلے لمبے لے کر آہستہ آہستہ ان کو خارج کرے۔ اس کے بعد حکمانہ نبی میں مل دریافت کرے۔ جواب النشا واللہ جب ہٹا لیا گا۔

## خون کی کمی کا علاج

اگر مریض کے جسم میں خون کی کمی ہو۔ تو تمام جسم پر دس منٹ تک دھریں۔ اور بعد سے پانچ گرم گرم مہاسی پھونکیں۔ بعد ازاں دو ہفتہ تک لہاں دھریں۔ مریض کو محکم کریں۔ کیا کسی لینے سانس لیکر جلدی ہادی ان کو خارج کر دیوے۔ پھر اس کے بعد دریافت کر دے کہ اب کیا حال ہے

## بخار کا علاج

دس منٹ تک مریض کے جسم پر دھریں۔ پھر دو ہفتہ تک لرزاں۔ پھر دس منٹ تک تمام جسم پر ہفتہ اساتنی پھونک دیں۔ اس کے بعد مریض سے کہیں کہ سکت مریضہ آنکھیں کھول کر بند کر کے اور جسم پر تھپ یا محکم کرنا جائے۔ اس کے بعد مریض سے دریافت کر دے۔ اور دیکھو۔ بخار فوراً دور ہو گا۔

## زکام کا علاج

دس منٹ تک ناک پر کھنک کی انگلی سے پوس کریں۔ اس کے بعد بائیں مریض سے کہیں کہ۔ اسی آنکھیں بند کر کے جوت مریض اپنی آنکھیں بند کر بیوے۔ اس وقت بائیں مریض کی ناک کے دونوں تھنوں کو بند کر دے۔ ایک منٹ تک مریض پر تھپ یا محکم کر دے۔ اس کے بعد زور سے خارج کر دیوے۔ زکام دور ہو جائے گا۔

## لوہا کی پادوی کا علاج

مریض کو کرکٹ سے ٹکارتوں میں بندہ بندہ ایک دونوں پاتھوں سے ریشہ کی مڑی کے اور پیرے لگا دیں۔ اور بائیں ہاتھ کو اپنے ہاتھ کے خرف ڈالیں۔ اور جسم کے نیچے سے ہاتھ کو دونوں پاتھوں کو ملا دیں۔ اور ساتھ ساتھ دونوں پاتھوں میں بندہ بندہ



لرزان و در کربن - مریضی سے دو سو سو در معلوم کریں - التماسات فدا پر یہ بھی در و اور  
تکلف مانی نہ ہوگی۔

خونی لوشیبر کا علاج

دو دن جو خستوں کے درمیان کی ہڈی کو سست مرتبہ پاس کریں۔ مریض کو اوندھا  
ڈال دیں۔ اندر سے دھڑکے ہوئے جینزوں کے نیچے کے حصے تک لائیں۔ اور نیچے لاکر  
دو دن پانچوں کو مٹی کا ٹبک دیں۔ وہ نہ خود مائل شو مرض کے جگہ جانیکا مائل ہے  
اس کے بعد مائل مریض سے کٹھن کے سست ڈنڈہ کھوائے۔ پھر تیز تر ہر گرم سسٹن سیرہ کی ہڈی پر  
جینک دیں۔ ہر رات کو سسٹن کے ساتھ لٹا کر کیا ہے۔ ایک چھلکا جانیکا کی تار کا بنا کر سسٹن  
پر ایک ستر در تیرہ دیا قادی کیا قادی کے کا اہم پڑھ کر دیں۔ اور دو چھلکا مریض کو بنا دیں۔  
اور تیرہ کر دیں۔ کہ سسٹن کے کھانے سے جدا کر دیں۔ دانت الٹہ پھر مرض باقی نہ رہے گا۔

اعصابی بیماریوں کا علاج

[illegible]

## اعضائے تناسل کی بیماریاں

عالم کو لازم ہے کہ مریض کو جیت و کراپنے باتوں سے دس منٹ تک اسی طرح دوہرے کر دو کمزوری کی بڑی کے پچھلے حصہ سے گزرا جائے۔ اور دونوں سر میں تک مڑا نہ جائے۔ مریض کو دس منٹ تک سر میں دوہرے مڑا نہ جائے۔ مریض کو دس منٹ تک سر میں دوہرے مڑا نہ جائے۔ مریض کو دس منٹ تک سر میں دوہرے مڑا نہ جائے۔

لیے اپنے اہل سائنس لینے کی فرمائیں گوہر پائت کرے۔ انشاء اللہ ہر ایک مرض عضو متاثر  
کا دور ہو جائیگا۔


## غورٹوں کے مخصوص علاج

رغیہ کو پٹائی کر دس منٹ تک سرے لیکر سر کے انگوٹھے تنگ دوڑ کر دس منٹ  
سکون طور پر بٹا کر دس منٹ لیٹاں پاتھ سے اس کے بعد دس مرتبہ گرم سائنس اس کے  
سر پر ہوئیں۔ اور چودہ سائنس ہنڈی رغیہ سے کھینچوائیں۔ مگر جسم کے اٹنے سے روکتے  
ہوئے خون کو بند کرنے کے لئے دوسرا طریقہ ہے۔ یعنی پاتھ کو رغیہ کے سیدھا کر سات  
برتبہ پاس کریں۔ اور سوئی پر سات مرتبہ رغیہ سے پھر تک لگو کر اس سوئی کو کافذی  
میں دس مرتبہ چھو دیں۔ تین روز کے بعد سوئی سیاہ ہو جائیگی۔ اسکو کسی قبرستان یا  
مکان میں خاک میں ختم دفن کر لیں۔ مانتے میں کسی سے بات نہ کریں۔ یہ علاج اٹنے سے  
رحم ابد بچے خون کو بند کرنے کا ہے۔ باقی تفسوس مرضوں میں مگر وہ بالا کر کے ہر طرح

## حافظہ کتاب ماہر

یہ بھی طریقہ پروردگار کی باقی بیماریوں کے بھی علاج ہیں۔ چونکہ طوالت کے یہاں  
درج نہیں کئے گئے۔ پوری طوالت کے واسطے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ اور  
جس اختصار میں نظر ہے۔ غلط بشرط حساب ہر قسمی واقعہ کو درپردہ اسرار تک نے  
خود ہمیشہ کی۔ تو غور نہ کریں گے۔ ورنہ غیر صلاح

# تمام شد



نوش تجھے سرفراز شاہ دیج مانچھڑ



FREE EAMILIYAAT BOOKS.....pdf  
Published by  
<https://www.facebook.com/groups/freeamiliyatbooks/>  
**FREE EAMILIYAAT BOOKS ..PDF**